

سردیس کا کلیسیائی زمانہ

مکاشفہ 6:1-3

243-1 اور سردیس کی کلیسیا کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ جس کے پاس خدا کی سات رو جیں ہیں اور سات ستارے ہیں۔ وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ تو زندہ کھلاتا ہے اور ہے مردہ۔ جاتارہ اور ان چیزوں کو جو باقی ہیں اور جو مٹنے کو تھیں مضبوط کر کیونکہ میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خدا کے نزدیک پورا نہیں پایا۔ پس یاد کر کہ تو نے کس طرح تعلیم پائی، اور سنی تھی اور اس پر قائم رہ اور تو بہ کراور اگر تو جا گتنا رہے گا تو میں چور کی طرح آؤں گا اور تجھے ہرگز معلوم نہ ہوگا کہ کس وقت تجھ پر آپڑوں گا۔ البتہ سردیس میں تیرے ہاں تھوڑے سے ایسے شخص ہیں۔ جنہوں نے اپنی پوشاک آلو دہنیں کی۔ وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے میرے ساتھ سیر کریں گے کیونکہ وہ اس لاٹ ہیں۔ جو غالباً آئے اسے اسی طرح سفید پوشاک پہنائی جائے گی۔ میں اسکا نام کتابِ حیات سے ہرگز نہ کاٹوں گا۔ بلکہ اپنے باپ اور اس کے فرشنتوں کے سامنے اس کے نام کا اقرار کروں گا۔ جس کے کان ہوں۔ وہ سنے کہ روح کلیسیا وؤں سے کیا فرماتا ہے۔

سردیس کا شہر

243-2 سردیس قدیم لدیا کا دارالسلطنت تھا۔ یہ لدیا کے بادشاہوں کے ہاتھوں سے ہوتا ہوا فارس اور اس کے بعد سکندر اعظم کے زیرِ تسلط رہا۔ اسے ابتو یوچ ANTIOCHUS اعظم نے بر باد کر دیا۔ اس کے بعد پر گمن کے بادشاہ نے رو میوں کے قبضہ میں جانے تک اس پر راج کیا تھا میریاس کے دور میں یہ زلزلوں اور آفات کے باعث ویران ہو گیا۔ آج یہاں قابل سکونت اور ہندرات کا ڈھیر بن پڑا ہے۔

243-3 کسی وقت یہ شہر تجارتی لحاظ سے بہت ہی اہم تھا۔ پہنچ کہتا ہے کہ اون کور گنے کے فن کی ایجاد یہاں سے ہوئی۔ یہ اون رنگنے اور قالین بانی کا مرکز تھا۔ اسی علاقہ میں خاصی مقدار میں سونا اور چاندی پایا جاتا تھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ سونے کے سکے پہلے یہاں پر ہی تیار ہوئے۔ اس میں غلاموں کی منڈی بھی پائی جاتی تھی۔

243-4 اس شہر کا نہہب CYBELE سیمیل دیوی کی ناپاک پرستش تھی۔ مندر کی بربادی کے ڈھیراب بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

244-1 آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے پر گمن کے زمانے میں کہا تھا کہ ”ماں اور بیٹی“، بابلی تصور جو سیرا اس اور نینس

Cyble and Deoius of Asia (Semiramis and Ninus) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آسیہ کا سیمیل اور ڈیوس جب ہم ان خصوصیات کو دیکھتے ہیں۔ جو ان دونوں کے ساتھ مسلک ہیں، تو یہ بعض لوگوں کے لیے ایک مشتعل راہ ہیں۔ وہ سورج دیوتا تھا اور وہ چاند کی دیوتی تھی۔

وہ آسمان کا خداوند تھا اور وہ آسمان کی ملکہ وہ اچھائی اور صداقت کو عیاں کرنے والا اور وہ حرم اور حلم کو وہ مردوں کا درمیانی اور وہ عورتوں کی درمیانی، وہ نادیدنی دنیا کے دوازے کو کھولتے اور بند کرنے کی کنجیاں رکھتا تھا اور وہ بھی اسی طرح کنجیوں کی مالک تھی۔

وہ مردوں کی عدالت کرنے والا اور وہ اس کے پاس کھڑی ہونے والی، وہ مارے جانے کے بعد زندہ ہوا، اور آسمان پر چڑھ گیا، اور اسے بیٹا جسمانی حالت میں ہی ساتھ لے گیا۔

روم کے اندر اسی دیوتا کو ہمارے خداوند کا لقب دیا گیا اس کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔ جب کہ اسے خدا کی ماں کہہ کر پکارا گیا۔

244-2 یہ بات ہے جو ہم نے گزشتہ دوز مانوں کے اندر جہاں ماں اور بیٹے کا تصور زوردار طریقے سے ابھرایا ہے لیکن اب اس بات پر غور فرمائیں کہ جس طرح بیٹے نے ماں کی پرستش کی خاطر بابل میں ہی اپنی افادیت کو ہونا شروع کر دیا اسی طرح اس نے حقیقی طور پر بیٹے کی جگہ لینی شروع کر دی یوں اس زمانے میں سر دلیں کی بت پرستی عورت کی پرستش تھی یہ صرف سیل تھی نہ کہ سیل اور دلوں ماں نے حقیقی معنوں میں بیٹے کی جگہ لے لی جا لوہیت کی خوبیوں سے مزین تھی کسی کو صرف یہ کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس کے مختلف القاب کو دیکھے اور پھر ان خوبصورت خصوصیات کو ظاہر کرے جو رومنی کلیسیا نے مریم کو دی ہیں تو وہ سمجھ سکے گا کہ اس زمانے کا مذہب کہاں سے شروع ہوا؟

244-3 جونہی میں نے سیل CYBELE کی پرستش کے اندر جہاں کا تو میں نے دو چیزوں کو بڑی شدت کے ساتھ محسوس کیا اول یہ کہ وہ جنیس JANUS کی طرح کی چاپی پہنی ہوئی تھی جس نے اسے جنس کی طرح کا اختیار دیا (آسمان اور زمین اور بھیدوں کی چاپی) اور یہ حقیقت ہے کہ پرستار اپنے بدنوں کو اس وقت تک مارتے تھے جب تک کہ ان کے جسموں سے خون نہ بہہ نکلتا ہے۔ یہ بات آج کی تھوک لوگوں کے درمیان پائی جاتی ہے۔ جو محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی خداوند کی طرح دکھ اٹھا رہے ہیں۔

244-4 درحقیقت پاپائی روم کو جو اصلیت میں ترقی کر چکا تھا۔ گھٹانے کا یہ اصلی زمانہ تھا۔ بغیر کسی شک کے اس نے ایزبل نبیہ مریم کو پوچنے کی تعلیم کو پروٹئنٹ لوگوں کی فیصلہ کن مخالفت کرنے کی غرض سے مضبوط کرنا شروع کیا۔ جو نجات کے معاملے میں اس کے کسی بھی طرح حصہ دار ہونے کو تسلیم نہیں کرتے مساوئے اس کے کہ وہ ایک چنی ہوئی کنواری تھی۔ جس پر بچ پیدا کرنے کے لیے خدا کی طرف سے فضل ہوا۔ جس طرح لوہر نے ایمان سے راست باز ٹھہر نے کی تعلیم کو۔ جو وہ کاموں اور توبہ کے عمل کے ذریعے حاصل کرنے کی غیر الہامی طرز کی شیشی کی طرح صاف کر کے پیش کیا۔ اور جس آزاد میسحوں نے بیٹے کو جلال دیا۔ اس طرح کی تھوک مریم کو خدائی درج دینے میں ترقی کر گئے۔ جب تک بیسویں صدی (بہت اعلیٰ درجے کے رومنی ماہر علم الہیات کے مخالف ہیں۔ پوپ پائیں PIUS نے حقیقی معنوں میں مریم کے زندہ اٹھائے جانے کو جلال دینا شروع کر دیا۔ یہ تعلیم مکمل طور پر بابل کی تعلیم تھی۔ جس میں بیٹا اپنی ماں کو جسم سمیت اٹھا کر آسمان پر لے گیا۔

245-1 اس میں حیرانگی کی بات نہیں، کہ یہ پانچواں زمانہ بھی باقی زمانوں کی طرح چلے گا۔ اور یہ اسوقت تک چلے گا جب تک کہ یہ آگ کی جھیل کے اندر جا کر ختم نہ ہو جہاں کسی اور اس کے بچے دوسری موت کو حاصل کریں گے گویہ مریم کی پرستش سیل دیوی کی پرستش کے مشابہ ہے اس سلسلہ میں کیا آپ جانتے ہیں کہ سیل دیوی عختارات کو کہا گیا ہے جس کی ایزبل کہانت کرتی تھی اور اس نے بنی اسرائیل کو ان بری مذہبی رسومات سے ٹھوکر کھلائی جس کی وہ رہنمائی کرتی تھی ہاں بابل میں وہ ہیں کچھ تھی۔

زمانہ

245-2 سر دلیں کا یا پانچواں کلیسیائی زمانہ 1520ء سے لے کر 1750ء تک جاری رہا اس کو عام طور پر اصلاح کا زمانہ کہا جاتا ہے۔

پیامبر

245-3 اس زمانے کا پیامبر تمام زمانوں میں سب سے زیادہ جانا پہچانا پیامبر ہے یہ مارٹن لوہر تھا مارٹن لوہر ایک ذہین اور شریف طبع عالم تھا وہ وکالت کی تعلیم حاصل کر رہا تھا کہ اس کے ایک قریبی دوست کی طویل بیماری اور موت نے اس کو اپنی زندگی کی رو حانیت کے متعلق سنجیدہ ہونے پر مجبور کر دیا۔ 1505ء میں اس نے افروزی Erfurt کے اگسٹین کانونٹ Convent میں داخلہ لیا وہاں اس نے فلسفہ اور کلام خدا کا مطالعہ کیا اس نے ایسی زندگی برسکی

جس میں تو بے کام نہایت ہی شدید تھا لیکن اس کے پیروں کام اس کے دل سے گناہ کے احساس کو دور نہ کر سکے اس نے کہا کہ ”میں نے خدا کے ساتھ صلح کرنے کے لیے اپنے آپ کو موت تک کی اذیت پہنچائی لیکن میں تاریکی میں تھا اور میں نے اسے نہ پایا،“ وکر جزل ٹاؤن پر نے اس کو معرفت حاصل کرنے کے لیے مد فراہم کی کہ اس کی نجات رسمی کاموں کو انجام دینے کی بجائے اندر وہی کاموں یا عمل کے تجربے سے ہو گی اس دلیری کے ساتھ اس نے خدا کی مزید تلاش کی اس کے بعد وہ کہانت کے منصب پر فائز ہو گیا لیکن تا حال اس کو نجات کا کوئی تجربہ نہ تھا وہ خدا کے کلام اور علم الہیات کے باقی ماندہ عظیم کام کا شوقین اور گھر طالب علم بن گیا وہ اپنے عمیق علم اور اخلاق کے باعث ایک مانا ہوا استاد اور مناد تھا وہ اپنی منت کو پورا کرنے کے لیے روم گیا وہاں اس نے کلیسیا کے فضول اور بے حاصل کاموں کو دیکھا جو نجات حاصل کرنے کے مقرر کیے گئے تھے کہ خدا کے کلام نے اس کے دل کو اس بات سے متاثر کیا کہ ”راست باز ایمان سے جیتا رہے گا،“ اپنے گھر واپسی کے بعد اس کلام کی بشارتی صداقت نے اس کے ذہن میں ایسا یہ جان برپا کر دیا کہ وہ گناہ سے آزاد ہو کر خدا کی بادشاہی میں پیدا ہو گیا اس کے فوراً بعد ہی اسے علم الہیات کے ماہر کی ڈگری دے کر سرفراز کر دیا اور اس کو حکم ملا کہ ”وہ اپنی زندگی کو وقف کر کے وفاداری کے ساتھ کلام کی تشریح اور حفاظت کرے،“ اس نے اسے اس جذبے سے کیا کہ اس کا اپنا دل اور ان سب کے دل بھی جو اس کے ارد گرد تھے کلام کی سچائی پر گھرے طور پر جم گئے۔ اور یوں جلد ہی کلیسیا کی تعلیم اور عقیدہ کے ساتھ کلام کی کھلی مخالف ہونے لگی۔

246-1 جب یوہ دہم پوپ بنا اور جان ٹیپڑل گناہوں کے معنی نامے بینے کے لیے آیا۔ تو لوقر کے دل میں اس مخالف کلام کی تعلیم کے خلاف کھڑے ہونے کے علاوہ اور کوئی دلچسپی نہ تھی پہلے تو وہ اپنی وعظ کرنے والی منبر سے گرجا اس کے بعد اس نے اپنے پچانوے نکات کا مشہور مقالہ لکھا جسے اس نے 31 اکتوبر 1517ء میں کیسل کے گرجا گھر کے دروازہ پر جڑ دیا۔

246-2 قلیل عرصہ کے اندر ہی جرمی جل اٹھا اور اصلاح کی تحریک چل نکلی اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ صرف مارٹن لوٹھر نے تھا جس نے روم کیتھولک کلیسیا کے خلاف احتجاج کیا۔ بلکہ وہ بہتلوں میں سے ایک تھا۔ باقی لوگوں نے بھی پوپ کی ذاتی طور پر حاصل کردہ دنیاوی اور روحانی قوت کو ماننے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ پاپوں کے درمیان بھی معمولی اور عارضی اصلاحات ہوئیں ہاں اور بھی بہت سے لوگ تھے جنہوں نے دعوا کے کھڑے کیے لیکن جہاں تک لوٹھر کا تعلق تھا اس تحریک کے لیے خدا کا وقت آگیا تھا جو بہت بعد میں کلیسیا پر روح القدس کے نزول کے لیے اصلاحات کا شروع تھا۔

246-3 مارٹن لوٹھر بذاتِ خود ایک حساس اور روح سے معمور شخص تھا وہ یقیناً مر دکام تھا کیونکہ اس کے اندر نہ صرف اس کو پڑھنے کا عمیق جذبہ تھا بلکہ اس نے اسے سب تک پہنچایا بھی تاکہ سب لوگ اس کے وسیلہ سے زندہ رہیں اس نے نئے عہد نامہ کا ترجمہ کر کے اسے لوگوں کو دیا یہ محنت طلب کام اسے خود انجام دیا یہاں تک کہ بعض عبارات کو بیس مرتبہ درست کرنا پڑا اس نے اپنے گھر عبرانی عالموں کو اکھٹا کیا جن میں یہودی بھی تھے۔ اور پرانے عہد نامہ کا ترجمہ تھا۔

246-4 لوٹھر کا یہ یادگاری کام اب بھی ایک ایسا کام ہے جس پر جرمی میں کلام کا مسلسل کام کھڑا ہے۔

246-5 وہ کلام کا ایک زبردست مناد اور استاد تھا اور اس نے عوام میں مقبولیت حاصل کرنے کے ابتدائی دنوں میں اس بات پر خاص زور دیا کہ کلام ایک مکمل بنیارہ ہے۔ یوں وہ اعمال کو ذریع نجات اور پتسمہ کوئی پیدائش کا وسیلہ تسلیم کرنے کے خلاف تھا۔ اس نے اصلی تپتی کا مثال قصور کے مطابق انسان کی جگہ مسیح کو درمیانی سمجھنے کی تعلیم دی۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جس نے زیادہ وقت دعا کے ذریعے خدا کو دیا۔ وہ جانتا تھا کہ شیطان سے جنگ کرنے کا کیا مطلب ہے کہا جاتا ہے۔ ایک دن شیطان اس پر جسمانی صورت میں ظاہر ہوا اور اس نے اس پر روشنائی پھینکتے ہوئے حکم دیا۔ کہ وہ چلا جائے ایک اور مرتبہ مذہبی جوش کے مارے دو شخصوں نے اسے آکر دعوت دی۔ کہ وہ کاہنوں اور بائبل کو ملک سے باہر نکالنے کی لیے ان کے ساتھ مل جائے۔ اس نے ان کے اندر کی روح کو بھانپ کر ان کو چلتا کیا۔

247-1 ڈاکٹر مارٹن لوٹھر کے متعلق ساؤ رز کی تواریخ Sauer,s History میں صفحہ نمبر 3 سلسلہ نمبر 406 میں یوں لکھا ہے کہ ”وہ ایک نبی، مبشر غیر

زبانوں میں باتیں کرنے والا اور ترجمان تھا ایک ہی شخص روح کی نعمتوں میں ملبوس تھا۔

247-2 جس بات نے روح القدس کے ذریعے اس کے دل کو چھپھوڑا اور جو سبز کونپل پھوٹی اس نے اس بات کو ظاہر کیا کہ سچائی کلیسیا میں اسی طرح واپس آ رہی ہے۔ اس طرح کے پیشہ کوست کے دن مانی جاتی تھی وہ راستبازی اور اعمال کے بغیر فضل سے نجات حاصل کرنے کی تعلیم تھی۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ڈاکٹر لوہر نے محض ایمان سے راستباز ٹھہر نے کی منادی ہی نہیں کی بلکہ یہ اس کا بہت بڑا مضمون تھا۔ اور فی الحقيقة اسے ہونا بھی چاہیے تھا۔ اس لیے کہ یہ کلام کی صداقت کی بنیادی تعلیم تھی۔ اسے ہمیشہ خدا کے ہاتھ میں ایک ایسے ہتھیار کے طور پر جانا جائے گا۔ جس نے اس سچائی کو حاصل کیا۔ وہ پانچواں پیامبر تھا۔ اور اس کا پیغام تھا کہ ”راست باز ایمان سے جیتا رہے گا،“ یقیناً ہم مانتے ہیں کہ وہ جانتا تھا۔ اور اس نے یہ سکھایا کہ ہمیں ایمان سے ایمان تک بڑھنا ہے۔ خدا کے اقتدار علیٰ۔ چنان۔ پہلے سے جانتا اور باقی حیران کن سچائیاں اس کو کلام کا عظیم شخص ظاہر کرتی ہیں۔ تو بھی جس طرح کہ تاریخ دن کہتے ہیں۔ میں ایک بار کہتا ہوں کہ خدا نے اسے لوگوں کو اعمال کے مقابلے میں خدا کے معیار تک پہنچانے کے لیے استعمال کیا کہ ”راست باز ایمان سے جیتا رہے گا۔“

247-3 جس طرح کی میں نے پہلے کہا ہے کہ اس زمانے کے تاریخ دنلوں نے اسے اصلاح کا زمانہ کہہ کر پکارا ہے۔ یہ بالکل درست ہے۔ اور یہی کچھ تھا۔ اور اسے ایسے ہی ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ مارٹن لوہر ایک اصلاح کرنے والا تھا کہ نبی۔ میں جانتا ہوں کہ تو اریخی کتب اس کو بنی کہتی ہیں۔ لیکن اس کا ہرگز مطلب نہیں کہ تو اریخی کتابیں درست ہیں۔ کیونکہ کلام کے مطابق مارٹن لوہر کا ایسا کوئی ریکارڈ نہیں۔ جو اس کو بنی کی حیثیت سے پیش کرے وہ ایک اچھا استاد تھا۔ جس کی زندگی میں روح کے کچھ ٹھہر تھے اور اس کے لیے ہم خدا کی تعریف کرتے ہیں لیکن وہ کلیسیا کو پوری سچائی کی طرف واپس نہ لاسکا۔ جس طرح پوس رسول نے کیا۔ جو رسول اور بنی تھا۔

247-4 وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ جن باتوں میں وہ الجھا ہوا تھا۔ ان کو درست کرنے کے لیے کافی تبدیل آئی ابتداء میں اس قدر علیم۔ بے خوف اور مسائل کو حل کرنے کے لیے صبر کے ساتھ انتظار کرتا تھا۔ لیکن اس کے بعد بہت لوگوں نے اس کے جھنڈے کے نیچے آنا شروع کر دیا۔ ان کا مقصد حقیقت میں روحانی نہ تھا۔ بلکہ ان کا نظریہ یہ سیاسی تھا۔ وہ پوپ کے جوئے کو توڑنا چاہتے تھے۔ وہ روم میں پیسہ بھیجننا پسند نہ کرتے تھے۔ مذہبی جوش رکھنے والے اٹھ بیٹھے۔ جلد ہی اس کو سیاسی کاموں اور فیصلوں میں کھسپیا گیا۔ جو درحقیقت کلیسیائی معاملات سے باہر کی باتیں تھیں۔ مساواتے اس کے کلیسیا کو صرف منادی دی۔ دعا اور چال چلن کے ذریعے ان باتوں کا معیار پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ سیاسی مسائل اس قدر بڑھ گئے کہ وہ زمینداروں اور ان کے کارندوں کے درمیان اپنی غیر مستحکم حیثیت کو بطور ثالث پیش کرنے کے لیے مجبور ہو گیا۔ اس کا فیصلہ اس وقت غلط تھا کہ ایک بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور بہت سے لوگ مارے گئے۔ اس کا مقصد اچھا تھا۔ لیکن ایک مرتبہ جب اس نے اپنے آپ کو کلیسیا اور ریاست کی خوبخبری میں پھنسالیا۔ تو اسکو بولا کاٹا پڑا۔

248-1 لیکن ان سب کے باوجود خدا نے مارٹن لوہر کو استعمال کیا یہ نہ کہا جائے کہ اس کی نیت بری تھی۔ بلکہ صرف یہ کہا جانا چاہیے کہ اس کا اندازہ غلط تھا۔ یقیناً اگر لوہر فرقہ کے لوگ اس کی تعلیم کی طرف واپس پھیریں۔ اور جس طرح کی نیک خوبھائی نے اس کی خدمت کی۔ اسی طرح وہ بھی خدا کی خدمت کریں۔ تو یہ لوگ حقیقت میں خداۓ عظیم کی تعریف کا باعث ہونے گے

تسلیمات

248-2 مکافہ 1: ”جس کے پاس خدا کی سات رو جیں ہیں اور سات ستارے ہیں وہ یہ فرماتا ہے۔“

248-3 چار زمانوں کی طرح ایک بار پھر ہمارا رجیم خداوند اپنے آپ کو پہلے اپنی مختلف خوبیوں کے ذریعے ہم پر عیاں کر رہا ہے۔ اس وقت جو نہیں وہ اپنی کلیسیا کے درمیان کھڑا ہے تو ہم اس کو ایک ایسے شخص کے طور پر دیکھتے ہیں جس کے پاس خدا کی سات رو جیں اور سات ستارے ہیں ہمیں علم ہے کہ سات

ستارے کوں ہیں لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ سات رو جیں کس طرف اشارہ کرتی ہیں۔

248-4 مکاشفہ کی کتاب میں یہی محاورہ چار مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ مکاشفہ، 4:1 ”..... اور ان سات روحوں کی طرف سے جو اس کے تخت کے سامنے ہیں،“ مکاشفہ: 1:3 ”جس کے پاس خدا کی سات رو جیں ہیں۔“

مکاشفہ 5:4 ”اور اس تخت میں سے بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوتی ہیں اور اس تخت کے سامنے آگ کے سات چراغ جل رہے ہیں یہ خدا کی سات رو جیں ہیں۔“

مکاشفہ 6:5 ”اور میں نے اس تخت اور چاروں جانب اور ان بزرگوں کے بیچ میں گویا ذائقہ کیا ہوا ایک برا کھڑا دیکھا تھا اس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں۔ یہ خدا کی ساتوں رو جیں ہیں جو تمام روے زمین پر پھیجی گئی ہیں۔“

248-5 اس کو شروع کرتے ہوئے ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ آیات یوحنہ 4:4 کی تعلیم کے برعکس کوئی نئی تعلیم پیش نہیں کرتیں۔ ”خداروں ہے“ صرف (ایک) لیکن یہ 1 کرنٹھیوں 8-11:12 کے مطابق ہے۔ جہاں ہم ایک ہی روح کو نو مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یوں ہم جانتے ہیں کہ خدا کی سات روحوں سے مراد ایک ہی روح ہے۔ جس نے سات مرتبہ اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ اب مکاشفہ 5:4 میں ان سات روحوں کو آگ کے سات چراغ کہا گیا ہے۔ جو خداوند کے سامنے جل رہے ہیں۔ چونکہ یوحنانے ہمیشہ پرانے عہد نامے کے نشانوں کے علاوہ اور کچھ استعمال نہیں کیا۔ اس لیے ہم پرانے عہد نامے میں جا کر امثال کی کتاب میں دیکھتے ہیں۔ کہ ”آدمی“ کا خمیر خدا کا چراغ ہے، امثال 27:20 ان سات روحوں کا انسان کے ساتھ گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ یوحنہ 3:5 میں یوحنہ پتیسمہ دینے والے کو جلتا اور چمکتا ہوا چراغ کہا گیا ہے۔ پھر مکاشفہ 6:5 میں سات روحوں کو سات آنکھوں سے تشییہ دی گئی ہے۔ زکریا 10:2 میں لکھا ہے۔ کہ ”..... کون ہے۔ جس نے چھوٹی چیزوں کے دن کی تحریر کی ہے؟ کیونکہ خداوند کی وہ سات آنکھیں جو ساری زمین کی سیر کرتی ہیں خوشی سے اس کا ہول کو دیکھتی ہیں۔ جوز ربابل کے ہاتھ میں ہے۔“

ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس لفظ کا اشارہ انسانوں کی طرف ہے۔ اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ اس موقع پر خداوند کی آنکھیں انسان ہیں۔ بے شک وہ مسح کیے ہوئے شخص ہونگے جو روح القدس کی قدرت میں ہیں۔ اپنی روحانی معلومات کو باہم ملاتے ہوئے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا کی سات رو جیں روح القدس کی مسلسل خدمت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ جو سات آدمیوں کی زندگیوں میں ہو گئی۔ جن کے ذریعے خدا اپنے آپ کو بہت ہی قریب سے عیاں کرتا ہے۔ وہ اس کی آنکھیں ہیں اور وہ اس کے چراغ ہیں۔ یہ سات آدمی کون ہیں!۔ ان کو آسمانی کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اگلامرحلہ ان کے سات ستارے کہہ کر پکارتا ہے۔ جو پہلے ہی سات کلیسیاؤں کے سات پیامبروں کے طور جانے جاتے ہیں۔ یہ کس قدر خوبصورت ہے۔ دیکھیں ستارے رات کو روشنی ظاہر کرتے ہیں اس لیے کہ سورج غروب ہو چکا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر زمانے کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے) بیٹھ کی روشنی چکاتی ہے۔ اور یہ سب انہوں نے روح القدس کے ذریعے کیا ہے۔

249-1 پوس پہلا پیامبر تھا۔ اور اس کے گلتوں 8:1 نے کہا ہے۔ کہ ”اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اس خوشخبری کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی۔ کوئی اور خوشخبری سنائے تو ملعون ہو۔“ کوئی فرشتہ۔ کوئی پیغمبر۔ کوئی پادری اس کی پرواہ نہیں۔ کہ وہ کون ہے۔ اگر وہ پوس کی خوشخبری کے علاوہ کوئی اور خوشخبری سناتا ہے۔ تو وہ ملعون ہوا۔

پوس جانتا تھا کہ جب شیطان خود نورانی فرشتے کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ تو کتنے ہی زیادہ اس کے خادم اس لیے اس نے خبر درکیا اس خوشخبری کو ہمیشہ ایسا ہی رہنا چاہیے۔ اب پوس نے یسوع کے نام سے پتیسمہ دیا، اور جہاں لوگوں نے اس نام سے پتیسمہ نہ لیا۔ وہاں اس نے دوبارہ انکو یسوع کے نام سے غوطے کا پتیسمہ دیا۔ اس نے کلیسیا کو ایک قاعدے کے مطابق تیار کیا۔ اور روح کی نعمتوں کے درست استعمال کا طریقہ سکھایا۔ اور تقدیریق کی کہ ان کو یسوع کی آمد تک کلیسیا میں موجود رہنا چاہیے۔ اسی طرح اگلا پیامبر اور باقی ۶ چھے میں وہی روح القدس ہو گا، اور وہ اسی آگ میں چلتے یسوع مسیح کی خوشخبری کی اسی

روشنی پیش کریں گے، اور ان کی ساتھ نشان ہوں گے۔ کیا ارنسس اس قابلیت کا مالک تھا۔ ہاں۔ کیا مارٹن! ہاں۔ کولمبس! ہاں۔ کیا مارٹن لوقر۔ یقیناً۔ کیا وہ سلی جی جناب۔ اس کے پاس ایک عظیم خدمت تھی۔ یہاں تک اس نے اپنے گھوڑے کے لیے بھی دعا کی کہ وہ صحت یا بوجائے اور وہ ہو گیا۔ سات کلیسیائی زمانے اور سات پیامبر ایک ہی جیسے تھے، اور پوس نے ہر اس شخص کے ملعون ہونے کا اعلان کیا ہے۔ جو پیامبر ہونے کے دعویٰ کرے۔ لیکن اس کی خوشخبری مختلف ہو، اور وہ مختلف روشنی میں رہتا ہوا۔

250-1 اور کیا میر آخري بیان خدا کے باقی کلام کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے! جی ہاں کلام کہتا ہے، کہ اگر کوئی اس کتاب کے اندر کچھ بڑھائے یا اس میں سے کچھ گھٹائے تو اس پر آفیں آئیں گی، اور خدا ان کو سزا دینے کے لیے ان کی عدالت کرے گا۔ خدا نے کہا ہے، کہ میں اس پر وہ سب آفیں لاوں گا۔ جو اس کتاب میں کھی ہیں، یا میں اس کا حصہ کتاب حیات میں سے نکال دوں گا۔ مکافٹہ 22:18

250-2 پس ہم دیکھتے ہیں کہ سات روئیں اصلی میں خدا کی ایک ہی روح کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ جو مختلف نسلوں میں خدا کی مرضی اور اس کے کلام کو بروئے کا رلاتی رہی ہیں۔ میں اس بات کو کلام کے ذریعے بیان کروں گا۔ خدا کا روح ایلیہ کی روح پر بڑی کثرت کے ساتھ تھا۔ پھر اسی طرح کی روح اس لیے کہتی ہیں کہ اس کی خدمت کو عیاں کیا جائے۔ یوحنائپس مدد دینے والے پرواپس کیا۔ ایک دن وہی روح کا دو گناہ الشیع پر آیا اور پھر اسی روح کو جو ایلیہ کی خدمت کو عیاں کرتی ہے یوحنائپس مدد دینے والے پر آیا۔ یک دن وہی روح جو اس قسم کی خدمت کی شناخت کرتی ہو گی۔ غیر قوموں کے کلیسیائی زمانے کے خاتمے پر ایک شخص پر آئے گی۔ پھر کلام یہ بھی کہتا ہے، کہ ”خدا نے یسوع ناصری کو روح القدس اور قدرت سے مسح کیا۔ وہ بھلائی کرتا اور ان سب کو جواب میں کے ہاتھوں ظلم اٹھا رہے تھے۔ شفاذیتا پھر گا۔“ اس نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ پیشکش تک ٹھہرے رہیں۔ اس وقت وہی روح جو یسوع پر تھا۔ واپس آئے گا اور ان پر نازل ہو کر ان کو معمور کر دیگا۔ پھر وہی بلا یا ہو بدن۔ (کلیسیا) زمین پر اس کی جگہ ہو گا اور اس کی نمائندگی کرے گا۔

اور چونکہ وہی روح جو یسوع میں تھی۔ ان کے اندر ہو گی۔ اس لیے وہ بھی کام کریں گے۔ جو یسوع نے کئے۔ اور کوئی شخص جو حقیقت میں یسوع مسح کا بدن ہے۔ (حقیقی کلیسیا) وہ انہی کاموں کو ظاہر کر دیگا۔ جو یسوع اور پیغمبر کا شل کلیسیا نے کئے۔ اس لیے کہ ان کے اندر بھی وہی روح ہو گا۔ اس کے علاوہ ہر وہ کلیسیا کس کے اندر روح اس کا ظہور نہیں ہے۔ اسے خدا کو حساب رہنا پڑے گا۔

250-3 یہاں بھی یہ کہا گیا ہے کہ یہ سات ستارے یا سات زمانوں کے سات پیامبر اس کے داہنے ہاتھ میں ہیں۔ وہ انکو پکڑے ہوئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ اگر وہ اس کے ہاتھ میں ہیں۔ تو وہ اس کی قوت میں شریک ہیں۔ ہاتھ کا یہی مطلب ہے، اور اسی بات کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ خدا کی قوت کو ظاہر کرتا ہے، اور اس کے اختیار کو بھی۔ ان میں کوئی بھی اپنی قوت اور اختیار کے ساتھ نہیں آیا۔ یہ وہ بات ہے جو پوس نے کئی۔ کوئی آدمی اس بات کی جرأت نہیں کرے گا۔ اس کے لیے خدا کے اختیار اور روح القدس کی قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ خوشخبری کی منادی خدا کے اختیار اور روح کی قوت کے ساتھ کی جاتی ہے۔ یہ تمام اشخاص روح القدس کی قدرت سے ملبس تھے۔

وہ تمام دنیا میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ ایسا کر سکتے تھے۔ وہ خدا سے معمور تھے۔ وہ خود نہ آئے تھا اور نہ ان کو کسی انسان نے بھیجا تھا۔ بلکہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے تھے۔

251-1 ان کے پاس کوئی ایسی چیز تھی۔ جو دنیا نہیں پاسکتی۔ یسوع نے کہا، کہ جب وہ جائے گا تو وہ اپناروح بھیجی گا۔ جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتا۔ پورست ہے۔ دنیا یاد دنیاوی نظام اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ تنظیم یہی کچھ ہے۔ مجھے دنیاوی نظام کی کوئی کلیسیا دکھائیں۔ جو روح نے معمور سے معمور ہو میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ مجھے اس طرح کی کوئی کلیسیا دکھائیں۔ تو آپ کلام کے اندر غلطی ڈھونڈ رہے ہیں۔

نہیں جناب۔ ان پیامبروں میں سے ایک بھی تنظیم طور پر منظم نہ تھا۔ چونکہ وہ تنظیم کے گناہ کے متعلق قائل ہو چکے ہیں۔ اس لیے ان تو تنظیم سے خارج کر دیا گیا۔ یا پھر وہ خود ہی اسے چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ روح القدس کی تنظیم کے اندر ہو، جب کہ یہ تنظیم ہی ہے جو روح کی جگہ لے لیتی

ہے۔ اور فرقے کام کی جگہ حاصل کر لیتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ منظم جماعتیں ”موت ہیں“ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتیں اگر دنیا بقیدہ کر لے۔ تو روح الگ ہو جاتا ہے۔

251-2 ہاں۔ روح سات رو جیں نہیں۔ بلکہ ایک ہی ہے۔ وہ ہمیشہ یکساں ہی رہے گا، اور یکساں کام کرے گا اور سات پیامبروں کے اندر وہی روح ہو گی۔ اور وہ وہی کام سکھائیں گے اور وہی قوت رکھیں گے۔ اگر کلیسیا اصل کلیسیا ہے۔ تو اس کے پاس وہی روح اور کام ہو گا۔ اور قوت کے وہی کام جو پیونکست کے دن اُنکے پاس تھے۔ تجربے کے لحاظ سے یہ پیونک کاٹل کلیسیا ہو گی۔ اور ان کے درمیان بیگانہ نہ بانیں۔ ترجمہ بنت اور الہی شفاعة ہو گی۔ خدا کے درمیان ہو گا، اور خدا ان کے درمیان ہونے کا اعلان کرے گا۔ جس طرح کی اس نے ہمیشہ کیا ہے۔ ہالیویاہ۔ اور غیر منظم جماعت ہو گی۔ اس کو مت بھولیں۔

251-3 اب ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ یوں مسیح مختلف زمانوں کے اندر روح کے وسیلے سے ان پیامبروں کو ذریعے ظاہر کرتا چلا آ رہا ہے۔ وہ ایسے ہی ہیں۔ جس طرح کہ مولیٰ نبی اسرائیل کے لیے تھا۔ جس طرح اس کے پاس اس کے زمانے کے لیے مکافہ تھا اسی طرح ہر پیامبر کے پاس اپنے زمانے کے لیے مکافہ اور خدمت ہے۔ یوں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ پیامبر اس کے ہاتھ میں ہے۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ خدا اپنے آپ کو ان آدمیوں کے ذریعے ظاہر کر رہا ہے، اور ان کو اپنی قوت دے رہا ہے۔ یہی کافی نہیں ہے کہ اس نے اپنے آپ کو کلیسیا کے ساتھ شریک دکھایا ہے۔ جو ہم نے اس وقت دیکھا۔ وہ سونے کے سات چراغِ دنوں کے درمیان کھڑا رہے۔ اور نہ یہ کافی ہے۔ کہ ہم افسیوں چوتھے باب کی پانچ خدمتوں کو دیکھتے ہیں۔ یعنی رسول۔ متنی۔ مبشر اور پاstry (غیرہ) کیونکہ ہر زمانے میں کلیسیا برگشتہ ہوتی گئی، اور یہ صرف عام لوگ ہی نہیں تھے۔ بلکہ پادریوں کا گروہ بھی تھا۔ جس طرح بھیڑیں غلط تھیں۔ اسی طرح چڑواہے بھی غلط تھے۔ پھر خدا ان سات آدمیوں کے ذریعے اپنے آپ کو سردار گلہ بانی کے طور پر منظہر پالا یا تاکہ وہ اپنے لوگوں کو سچائی اور سچائی کی طاقت کے پاس واپس لائے۔ خدا اپنے لوگوں میں ہے۔ کیونکہ جس میں مسیح کا روح نہیں۔ وہ اس کا نہیں۔ اور وہ کلام ہے۔ اس لیے لوگ اسے بطور کلام تسلیم کریں گے۔ لیکن اس نے ان سات آدمیوں کے اندر جنمیں اس نے خود چنانے۔ رہنمائی کرنے کی خاص خوبیاں رکھی ہیں۔ وہ ہر زمانے میں ایک بار منظر پر آئے۔ ان میں ایک ہی روح تھا۔ روم کی بدعت سے یہ کس قدر دور کی آواز ہے۔ ان کے پاس ایک شخص ہے۔ جسے انہوں نے خود چنانے۔ وہ ایک کے بعد وہ سراخ نہ ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک بھی خدا کی قوت کو پیش نہیں کر سکتا۔ ایک بھی خدا کے کلام میں زندگی برسنیں کرتا۔ ان میں سے ہر ایک اپنے پیش رو سے مختلف خیالات رکھتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے اسے عائد کرتا ہے۔ گویا کہ وہ خدا ہے۔ خدا اس میں نہیں ہے لیکن وہ اپنے پیامبر میں ہے، اور خدا کی معموری رکھنے والا ہر شخص پیامبر کی پیروی کرے گا۔ اس لیے کہ پیامبر کلام کے ذریعے خدا کا پیروکار ہے۔

252-1 جس کے پاس خدا کی سات رو جیں ہیں۔ اور سات ستارے ہیں، مکافہ 1:3 جس طرح کہ ایک ہی خداوند نے جسم ہو کر اپنے آپ کو انسانی جامے میں پیش کیا۔ اس طرح وہ پھر انسان کے اندر سے اپنی روح کے وسیلے ظاہر ہو رہا ہے۔ ”اس طرح وہ پھر انسان کے اندر سے اپنی روح کے ذریعے ظاہر ہو رہا ہے“ یہ میرے ہیں۔ ”خداوند فرماتا ہے۔“ سات روحوں سے معمور پیامبر خداوند کے ہیں۔ ان کو رد کیا جاسکتا ہے۔ ان پر اعتراض کئے جاسکتے ہیں۔ فی الحقيقة انسان ذہن کے مطابق شاید وہ تربیت یافتہ نہ ہوں۔ تو بھی اپنے زمانے کے پیامبر ہیں۔ خدا نے ابراہام کو استعمال کیا۔ لیکن اس نے جھوٹ بولा۔ اس نے مولیٰ کو استعمال کیا لیکن اس نے بخاوت کی۔ یوناہ کو استعمال کیا۔ لیکن وہ نافرمان تھا۔ شمسون نے گناہ کیا۔ داؤ دنے قتل کیا۔ اس نے یوں اور یوسف کو بھی استعمال کیا اور ان کو حن کی تو ارتخیازم سے بھری پڑی ہے، اور ان کو بھی جن کی تو ارتخیازی صاف اور کامل معلوم ہوئی ہے۔ یہ سب اس کے تھے کوئی شخص اس بات سے انکار کرنے جوئات نہیں کر سکتا۔ اس نے ان کو اس پاک روح کے ذریعے استعمال کیا۔ جو اس نے اندر ڈال رکھا تھا۔ وہ اپنے مالک کے سامنے کھڑے ہوئے یا گرپڑے، اور جو کچھ ان کی زندگیوں میں پورا ہوا۔ وہ سب خدا کی اعلیٰ مرضی سے ہوا باہر کی تو ارتخیازم کو جھٹلانے دیں تو بھی یہ حقیقت قائم رہے گی۔ ازلی خدا بھی سونے کے چراغِ دنوں کے نیچے پھرتا ہے۔ اور اپنے روح کے ذریعے اپنے خادموں کو کلام دے کر ہر زمانے کے لوگوں کے پاس بھیجنتا ہے۔

مِلَامِت

252-2 مکافہ 1: 3 ب۔ ”میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں، کہ تو زندہ کھلاتا ہے اور ہے مردہ۔“

مکافہ 2: 3 ب ”کیونکہ میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خدا کے نزدیک پورا نہیں پایا۔“ - یہاں فی الحقیقت ایک عجیب چیز ہے ہر زمانے میں اس مقام تک تو روح نے سب سے پہلے حقیقی ایمانداروں کی تعریف کی ہے اور اس کے بعد جھوٹے انگور کی ملامت کی ہے۔ لیکن اس دور میں بظاہر خداوند اور اس کے کام کو اس قدر گھٹے انداز سے نظر انداز کیا جا رہا ہے کہ اس پانچویں زمانے کا سارا پیغام ملامت کے ساتھ گونجتا ہے۔

253-1 ”میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں۔“ وہ کون سے کام تھے جو خداوند کے سامنے آئے اور انہوں نے اس کو خوش کیا؟ آپ جانتے ہیں کہ ہر زمانہ

اگلے زمانے کی گود میں جا گرا اور یوں چوتھے زمانے کے کام پانچویں زمانے میں بھی مسلسل جاری رہے یہ کام جن سے آپ پوری طرح واقع ہیں یہ تھے۔

1: روح القدس کی پیشوائی کو انسانی پیشوائی نے آ کر دبایا۔

2: خدا کے حقیقی اور اصلی کلام اور تمام آدمیوں کے لئے اس کے آزاد فوائد کو موقوف کر کے اس کی جگہ مذہبی عقائد اصول اور کلیساً ترتیب کو قائم کر دیا گیا۔

3: روح میں پرستیش اور روح کی نعمتوں اور وہ سب جو مقدسین کی حقیقی برادرانہ یا گلکت کے ساتھ تعلق رکھتا تھا یا کیطرف کر کے اس کی جگہ نماز کی کتاب بتوں کی حقیقی پرستیش اور بہت پرستی کی عیدوں کو شروع کر دیا گیا۔

4: مریم کی پرستیش نے مسیحیت کے اندر ایک مقام اختیار کر لیا۔ جہاں تک کہ اس نے حقیقت میں خدا کی جگہ کو حاصل کر لیا، اور بیٹے کو اس کے بلند مقام سے گرا کر ایک آدمی کی مانند بنا دیا گیا جسے پوپ کا نام دیا گیا۔ جس نے اپنے آپ کو حق کا قائم مقام کہہ کر موسوم کیا۔

253-2 جن لوگوں نے اس مختلف مسیح کلیسیا کے ساتھ جنگ کی وہ فنا کر دیئے گئے۔ جو اس کے ساتھ رہے۔ خواہ مزارج تھے یا بادشاہ انہوں نے اپنے

آپ کو کلیسیا کے آگے رہن پڑے ہوئے پایا ان کی زندگیاں اپنی نہ تھیں، اور نہ ہی ان کی زندگیاں مسیح کی تھیں۔ بلکہ وہ اپنی روح جان اور بدن سے روم کی

کلیسیا کے ہو چکے تھے۔ وہ یہوں کے خون کی بات تو کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنی بجاں پیسے سے خرید کر کی تھی۔ جب پوپ لیووہم Pope Leo

نے اجازت دی کہ لوگ اپنے ان گناہوں کی معافی سونے یا اعتراض کے عمل سے خرید کریں۔ جب پوپ لیووہم نے اجازت دی کہ لوگ اپنے گناہوں کی

کے معافی نامے بھی خرید سکتے ہیں جو ابھی ان سے سرزنشیں ہوئے۔ تو دولت مندوں نے اسے براخوش کن ٹگلوں قرار دیا۔ کیونکہ اس طرح وہ بڑی آسانی

کے ساتھ اپنے ہولناک جرام کا منصوبہ بن سکتے تھے اور یہ جان کر اسے پا یہ تکمیل تک پہنچا سکتے تھے کہ پوپ نے پہلے ہی ان کے گناہوں کو معاف کر دیا

ہوا ہے۔ خدا کا کلام ان سے لیا گیا تھا۔ اس لیے سچائی کو جانے والا کون تھا۔ چونکہ سچائی بیش کلام سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے لوگوں کو رومنی کلیسیا کے

قید خانوں میں بند کر دیا گیا۔ جہاں وہ موت کا اور موت کے بعد عدالت کا انتظار کر رہے تھے۔ لیکن بڑی کسی شہیدوں کے خون سے متواتی ہو چکی تھی اور

عدالت کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتی ہوئی لوگوں کو رومنی اور جسمانی طور پر بے رحمی کے ساتھ موت کے گھاث اتنا تری رہی۔

253-3 اب چوتھے زمانے کے اختتام پر جو پانچویں زمانے کا آغاز بھی ہے۔ کانسٹٹیٹیون کی پرتوں کی چڑھائی کے بعد انہوں نے مشرقی علماء کو اپنے یونانی نسخوں کے ساتھ مغرب بھیجا۔ کلام کی اصلاحیت اور حقیقی ایمانداروں کی تعلیمات کی تحریک ریزی کی گئی، اور یہ یہ تین اسٹادنے صرف بہت بڑی اہمیت کے حامل ہی تھے بلکہ جو آج ہمارے جدید پرنٹ پر لیں کی بنیاد تھی وہ بھی دریافت کی گئی۔ تاکہ کتابوں کو مہبیا کرنے میں سہولت ہو یوں ہم دیکھتے ہیں کہ پائل کی بھوک اور مانگ کا جواب دیا جائے گا۔ خدا نے بہت سے عظیم آدمیوں کو کھڑا کیا۔ جن میں سے لوٹھ بھی ایک تھا۔ کیلوں اور زلگی دو اور تھے جنہوں نے روشنی پھیلانی اور ان کے علاوہ بھی اور بہت سے لوگ تھے جو اچھی طرح سے جانے پہچانے نہیں جاتے۔ تاہم اگرچہ یہ سب کچھ فضول نہ تھا تو بھی ان لوگوں کے دیلے سے خدا کے عظیم کام میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ اس لیے کہ انہوں نے کلیسیا اور حکومت کا نکاح جو نایسیا کو نسل میں باندھا گیا۔ اس کی مخالفت کرنے کی بجائے اسکے اتحاد

کو اور زیادہ مضبوط کر دیا، اور اگرچہ کلام میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی تو بھی حکومت کی طرف سے انگلی کی حفاظت کرنے کے کام کو خوش آمدید کہا گیا، اور گوہم (انسان کے غصب کو خدا کی تعریف کرتے ہوئے دیکھتے ہیں) بہتری ہشتم نے اصلاحات کو شروع کرنے اور پوپ کے اختیار کرو کنے کا کام سرانجام دیا۔ یہ شکست کی سچائی اور قادر مطلق خدا کی حمایت حاصل کرنے کی درینہ پکارتی ہے۔

254-1 کلیسا میں معاملات میں بیرونی مداخلت کے خلاف لوٹھر کی مسلسل تعلیم کے باوجود وہ لوگوں کے ذہنوں سے کلیسا میں بیش اور آرچ بیش کے تصورات کو نہ نکال سکا۔ یوں کلیسا نے راست سمت کی طرف ایک قدم بڑھایا تو بھی یہ زنجیروں سے جگڑی رہی چنانچہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد جس قید خانے سے اسے نکالنے کی کوشش کی گئی تھی اس کے اندر وہ بارہ جا کر بند ہو گئی۔

254-2 مکرہ کاموں کا پیالہ بھی تک لبریز نہ ہوا تھا اور لوٹھر نے ادنے رائے کے ذریعے لوگوں کو جنگ کے لئے اکسایا اور اس کے ذریعے ایک بہت بڑی بھیڑ توقیل کر دیا بلکہ زونگلی کی پارٹی کے لوگوں کو وعدالت میں گھیٹ کر خدا پرست آدمی ڈاکٹر ہمارتکو جیل کی سزا دے دی گئی اور اگرچہ اس کو لکڑیوں پر رکھنے والا جلا گیا تو بھی یہ اس کو آگ سے جلانے کا بہت زیادہ ذمہ دار تھا کیون نے بھی کوئی کوششیں چھوڑی۔ اس لیے کہ اس نے سرویکر Servetus کی گرفتاری کا مطالبہ کیا جس نے خدا کی وحدانیت کو دیکھا اور سکھایا تھا۔ اس کے بعد حکومت نے اس بھائی کو سزا دی اور کیلوں کی حیرانگی کی انتہائی رہی۔ کہ اس آدمی کو لکڑیوں پر رکھ کر جلا دیا گیا۔

254-3 اگر فرقہ پرستی کا کوئی زمانہ تھا تو وہ بھی تھا۔ کومنیوس Comenius کے الفاظ اس دور کا بڑی وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ کومنیوس نے ”ایک بات ضرور ہے“ لکھی وہ دنیا کی تشنیہ بھول بھیلوں سے دیتا ہے اور دکھاتا ہے کہ اس سے باہر نکلتے کا طریقہ یہ ہے کہ غیر ضروری با توں کو چھوڑ جائے، اور جو چیز ضروری ہے یعنی مسح کو چنا جائے۔ بہت سے استادوں سے اس نے کہا کہ ”بہت بے شمار فرقوں کے سب سے جلدی کوئی نام باتی نہ رہے ہو گا؟ ہر کلیسیا اپنے آپ کو حقیقی اور اصلی کلیسیا کہتی ہے۔ یا کم از کم اس کا سچا اور خالص حصہ ہے۔ جبکہ وہ بڑی نفرت سے ایک دوسرے کو ستاتے اور دکھ پہنچاتے ہیں۔ ان کے درمیان کسی میلا پ کو امید نہیں جاسکتی وہ میلا پ نہ کرنے والی دشمنی کا جواب دشمنی سے دیتے ہیں۔

بانبل میں سے وہ مختلف عقائد کی اختراض کرتے ہیں یا ان کے قلعے اور پناہ گاہیں ہیں۔ جن کے پیچھے وہ ہو کر تمام حملوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔ میں یہ کہوں گا، کہ ایمان کے افراد بذاتِ خود ایسے برے نہیں۔ تاہم اس میں وہ دشمنی کی آگ کو خٹکا کرتے ہیں۔ صرف ان کو پورے طور پر الگ کرنے سے کیا یہ ممکن ہو گا کہ کلیسیا کے زخم کو تدرست کرنے کے لئے کمر بستہ ہوں فرقوں کی ان بھول بھیلوں اور مختلف افراد جن سے لوگ تعلق رکھتے ہیں اور جس مباحثہ کرتے ہیں تو اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ کیا ایک بھی غلطی یا جگڑا کبھی طے ہوا کبھی نہیں بلکہ ان میں اضافہ ہوا ہے۔ شیطان بہت بڑا منتظر ہے۔ اس پر لفظی بحث کے ذریعے غالب نہیں آیا جاستا۔ الی خدمت میں خدا کے کام کی نسبت لوگوں کے الفاظ زیادہ سے جاتے ہیں۔ ہر ایک جیسے چاہتا ہے گھلوکرتا ہے یا پھر دوسروں کے نظریات کو درکرنے میں وقت گزارتا ہے۔ نئی پیدائش اور انسان کو ذات الہی میں شریک ہونے کے لیے مسح کی صورت پر ڈھلانا کس قدر ضروری ہے۔

2 پطرس:4:1 اس کے متعلق بہت مشکل سے کچھ کہا جاتا ہے۔ کنجیوں کی قوت۔ کلیسیا اپنی باندھنے والی قوت کو تقریباً کھو چکی ہے، اور اب اس کے پاس صرف کھولنے کی قوت رہ گئی ہے۔ وہ رسمات جنمیں اتخاذ۔ پیار اور مسح میں ہماری زندگی کے نشان کے طور پر دیا گیا تھا۔ وہ مختلف اخلاقیات اور فرقوں کا مرکز بن کر رہ گئی۔ مختصر یہ کہ مسیحیت بھول بھیلوں بن گئی۔ ایمان ہزاروں حصوں میں منقسم ہو گیا اور اگر آپ ان میں سے کسی ایک کو نہیں جانتے تو آپ کو بدعتی یا ملحد قرار دیا جاسکتا ہے۔ کوئی چیز مدد کر سکتی ہے؟ صرف ایک بات ضروری ہے۔ مسح کے پاس واپس آئیں۔ مسح کو اپنارہمنا سمجھ کر اسکی طرف دیکھیں۔ اس کے نقشِ قدم پر چلیں اور جب تک ہم ایمان کی لیگانگت پر نہیں پہنچتے۔ تمام چیزوں کو ایک طرف کر دیں۔

افسیوں:4: جس طرح آسمانی معمار ہر چیز کلام پر تغیر کرتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی اپنے خاص اعتراف کی اہمیت کو ایک طرف رکھتے ہوئے خدا کے

مکشف کلام سے مستفید ہونا چاہیے۔ باہل کو اپنے ہاتھ میں لے کر ہمیں چلانا چاہیے۔ جو کچھ خدا نے اس کتاب میں ظاہر کیا ہے۔ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں، میں اس کے حکم کو فداری کے ساتھ نہ جاؤں گا، اور جن کا اس نے وعدہ کیا ہے۔ میں ان کی امید رکھوں گا۔ میشو۔ کان لگاؤ۔ زندگی صرف ایک ہی ہے۔ لیکن موت ہزاروں طریقے سے آتی ہے۔ تج صرف ایک ہی ہے۔ لیکن مختلف مسجح ہزاروں ہیں۔ اس لئے اے مسکی دنیا تجھے جان لینا چاہیے کہ کوئی چیز ضروری ہے۔ یا تو کب مسجح کے پاس واپس مڑے یا پھر مختلف مسجح کی طرح بلاکت میں جائیں۔ اگر آپ دانا ہیں کر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو زندگی کے رہنماء کی پیروی کریں۔

255-1 لیکن میشو! اپنے اٹھائے جانے کے لیے خوش ہوں اپنے آسانی رہنماء کے ان الفاظ کے کو سینے۔ کہ ”میرے پاس آؤ، ایک آواز ہو کر جواب دیں۔ کہ تم آتے ہیں۔

255-2 میں نے ابھی بھی کہا ہے کہ اس زمانے نے کلیسا و مسجد کو منظم کرنے کی روح کی بڑی حوصلہ افزائی کی۔ اگر کریمیوں کا یہ وظیرہ کہ میں پولس کا ہوں اور میں کائناء کا ہوں۔ کبھی منظر عام پر آیا۔ تو وہ اس وقت آیا۔ وہاں لوٹھر۔ ہوسیائی اور زیونیگی کی پارشیاں تھیں۔ بدن کے اس قدر لگائے افسوس ناک تھے۔ وہ نام سے تو زندہ تھے لیکن حقیقت میں مردہ تھے۔ یقیناً وہ مردہ تھے۔ جس وقت انہوں نے اپنے آپ منظم کر لیا اور وہ ریاست کے ساتھ کا حکم کے بندھن میں باندھے گئے یوں وہ ختم ہو گئے۔ اب یہاں لوٹھر انٹھ کھڑے ہوئے جنہوں نے رومی کلیسا کی نکتہ چینی کی تھی وہ روحانی اور سیاسی اتحاد کی نارتی کو جانتے تھے تو بھی لوٹھر ویسے ہی غیر متوازن ہو گیا۔ جس طرح کہ پطرس یہودیوں کے ڈرکی وجہ سے ہو گیا تھا۔ یوں وہ بھی آگے بڑھ گیا، اور اس نے خدا کی بجائے ریاست کو ایمان کا بچاؤ کرنے والی ہستی بناؤالا۔ کتنی کے حساب سے یہ پہلی منظم کلیسا تھی۔ جو کسی میں سے باہر نکل۔ لیکن جب لوٹھر فوت ہوا تو ان پر ویسا ہی تسلط ہو گیا جس کے خلاف انہوں نے جنگ کی تھی۔ جب دوسری پشت آئی تو خدا کی تحریک واپس اپنی ماں کے پروں کے نیچے چل نکل۔ وہ واپس جا پکھی تھی، اور اس کو جانتی تک بھی نہ تھی۔ انہوں نے اپنے نام کو اس کے نام سے سر بلند کیا اور وہ اپنے نام کو ہی زندہ رکھے ہوئے تھے، اور تمام منظم جماعتیں آج وہی کچھ کر رہی ہیں۔ وہ خداوند یسوع مسجح کے نام کی خاطر نہیں بلکہ اپنے نام کی خاطر رہے ہیں۔ یہ بات آسانی کے ساتھ دیکھی جاسکتی ہے۔ اس لیے کہ ہر کلیسا اس طریقے سے پہچانی جاتی ہے جس سے وہ عبادت کرتی ہے، اور ان میں سے ایک بھی نہیں جو قدرت کی وجہ سے پہچانی جاتی ہو۔ یہ آپ کا امتحان ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس بات کو جان لیں کہ اس زمانے کے اندر کوئی نشان اور عجیب کام نہ تھے۔ انہوں نے ریاست کی قوت کی خاطر خدا کی قوت کو چھوڑ دیا۔ وہ اپنے نام کے ساتھ چھٹے رہے، اور انہوں نے اپنے نام کو سر بلند کیا۔ یہ پرانی روح تھی کہ ہر ایک کو اپنے غلے میں شریک کیا جائے۔ آج پہنچت چاہتے ہیں کہ میتھوڑست آکر ان کے ساتھ جائیں میتھوڑست۔ پریترین کو مغلقہ بنا جاہتے ہیں۔ ہر ایک بڑی امید کو تھامے رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ گویا ایک طرح سے آسان پر جانے کا دروازہ یا کم از کم زیادہ کثرت سے داخل ہونے کا راستہ ہے۔ یہ سب کچھ کس قدر ہونا کہ ہے۔

256-1 اس تنظیمی روح نے تمام منظم جماعتوں کو اپنے دستور اعلیٰ بنانے پر مجبور کر دیا، کہ وہ اپنے عقائد سکھائیں اور اپنے عہدے اور کلیسا کی حکومت قائم کریں۔ پھر ایک ہر ایک جماعت بھی دعویٰ کرتی ہے۔ کہ وہی اور صرف وہی ترجمان ہے۔ اس لیے کہ وہی بہترین تربیت یافتہ ہے۔ کیا بھی کام پوپ اور رومی کلیسا نہیں کر رہی۔ وہ ٹھیک اپنی ماں یعنی کسی کے پاس واپس چلے گئے ہیں۔ لیکن وہ اسے پہچانتے تک بھی نہیں۔

256-2 اس آیت پر اپنی آراء کو ختم کرتے ہوئے کہ ”تو زندہ کہلاتا ہے۔ لیکن ہے مردہ“، میں آپ پر یہ زیادہ ذریں دے سکتا کہ اس زمانے کو جو اصلاح لے کر آیا خدا نے تعریف کرنے کی بجائے سختی سے بھڑکا ہے اور وہ اس لئے کہ جب خدا نے اس کے بچاؤ کا دروازہ ہکھلا تو اس نے ایک تنظیمی تجھ بوجیا جس نے اسے کسی جماعت میں لا کھڑا کیا۔ جب کیتھولک کلیسا سے نکلنے کی تحریک چل تو یہ کلی طور پر روحانی نہ تھی بلکہ زیادہ تر سیاسی تھی۔ بہت سے لوگوں نے پروٹوٹھمنٹ ہونا اس لئے قبول کیا کہ وہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔ روم کے سیاسی اور معاشری نظام سے نفرت کرتے تھے یوں بجائے اس کے کہ تحریک روح القدس کی تاثیر کی علامت کے ساتھ ایک بہت بڑی تحریک ہوتی اور جیسا خدا نے پہنچت پر اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے خالص تاریخی ذرائع

استعمال کئے یہیں الحقيقة ایک ایسا کام تھا جس میں خدا نے انسان کے غضب کو اپنی تعریف کا سبب بنایا
بالآخر یہ بات بنی اسرائیل کی تواریخ کے متوازی ہو کر رہ گئی کہ جب انہوں نے ملک مصر کو چھوڑا تو وہ بیان میں بھلکتے پھرے اور ملک کیان میں نہ پہنچ سکے
تاہم اس میں بہت کچھ پایہ تکمیل تک بھی پہنچا جہاں رومی جواء معمولی سا بھی ٹوٹا وہاں لوگ اب خدا کے کلام کو حاصل کر کے بغیر کسی خوف کے روح القدس کی
تاثیر کے تابع ہو سکتے تھے اس تحریک نے ایک بہت بڑے مشتری دو کو جو اس کے بعد آنے والا تھا شروع کیا۔

256-3 تھوا تیرہ کی ایزبل کسی طرح بھی لوگوں پر سے اپنی گرفت ڈھیلی کرنے کے لئے تیار تھی یوں ہم دیکھتے ہیں کہ اسکی بیٹی عنتیاہ نے سردیں کے
زمانے میں اپنا سر اس امید کے ساتھ اٹھایا کی وہ اصلی نیچ کے گلے کو اپنی ظیہی تجویزوں کے ذریعے گھونٹ دے گی۔

آگاہی

257-1 مکافہ 2: "جاتارہ اور ان چیزوں کو جو باقی تھیں اور جو مٹنے کو تھیں مضبوط کر کیونکہ میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خدا کے نزدیک پورا نہیں
پایا"۔

کاش سردیں کے زمانے کو اصلاحات کے زمانے کی بجائے بحالی کا زمانہ کہا جا سکتا لیکن میں ایسا نہیں کہہ سکتا بلکہ اصلاح کہتا ہے
اگر یہ بحالی کا زمانہ ہوتا تو یہ پتی کا مل کادوس رازمانہ ہوتا لیکن یہ ایسے نہ تھا جو بہترین بات اس کے متعلق کہی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ زمانہ جو کچھ باقی رہ گیا تھا اور
جو مٹنے کو تھا اس کو مضبوط کرنے والا نہ تھا، اس میں کسی چیز کی کمی تھی ہاں یقیناً کوئی کمی تھی اس زمانے میں راست بازی تو تھی لیکن تقدیں اور روح القدس کے
بیت المقدس کی تھی اور یہ خدا کا اصل منصوبہ تھا یہی وہ چیز تھی جو پہنکست کے دن ان کے پاس تھی وہ راست بازٹھبرے چکے تھے ان کی تقدیں ہو چکی تھی اور وہ روح
القدس کے ساتھ معمور ہو چکے تھے میری بات کی طرف دھیان فرمایں آپ کو راست بازٹھبرانے کے بعد آپ کی تقدیں کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی زندگی
میں یہ تمام باتیں پوری کر کے آپ کو روح سے بیت المقدس کے لائق بنایا جائے یہی وجہ ہے کہ یہ ایک ایسی کلیسیا ہے یہ خدا کی ہیکل ہے جو خدا سے یعنی
روح القدس سے معمور ہے جب یسوع اس زمین پر تھا تو یہی روح اس میں بھی تھی اور اس سے وہ بڑے بڑے کام کرواتا تھا جو پہنکست کے دن کلیسیا پر واپس
آیا تا کہ وہ بھی کام کرے جو اس نے کئے تھے لیکن اس زمانے میں وہ کام نہیں تھے۔ ان کے پاس لکھا ہوا کلام تو تھا۔ لیکن (منکشف کلام نہ تھا) یہ اصلاح کا
دور تھا۔ لیکن خدا نے فرمایا، کہ اے چھوٹے گلے مت ڈر۔ میں بحالی کروں گا۔ اور یہ اصلاح کا کام شروع ہو گا۔ وہ اپنے وعدے کے مطابق کلیسیا کو تاریک
زمانوں کے اندر شیطان کی گہرائی سے نکال کر خدا کی گہرائی میں لانے والا تھا۔ جو پہنکست اور کلیسیا کے وجود میں آنے کے پہلے چند سالوں میں تھی۔

258-1 اب محتاط ہو کر اس بات پکڑیں۔ یہ اس دوسری آیت میں ہے۔ جو میں نے ابھی پڑھی ہے کہ "میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خدا کے نزدیک پورا
نہیں پایا"۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ پورا نہ ہونے کا اصلی مطلب کیا ہے؟۔ یہ ہے کسی کام کی پایہ تکمیل تک نہ پہنچا۔ یہ زمانہ نا مکمل تھا۔ یہ صرف واپس مڑنے کا
آغاز تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے کہا ہے کہ باہل نے اسے بحالی کا نہیں بلکہ اصلاح کا زمانہ قرار دیا ہے۔ اس نے راست بازی کی تعلیم کے ساتھ شروع کیا۔
جس کا مطلب تھا کہ نجات پورے طور پر خدا کی طرف سے ہے اور لوٹھر نے کس طرح خدا کی حاکیت اعلیٰ اور اس کے چنان پرمنادی کی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ
سب کچھ نفل سے ہے۔ اس نے کلیسیا کو پادریوں کی مذہبی حکومت سے آزاد کرایا۔ اس نے بتوں کو پاش پاش کر دیا۔ اس نے کاہنوں یا پادریوں کے سامنے
اعتراف کرنے کو رد کیا۔ اس نے پوپ کو ملامت کی یہ بہت ہی عجیب اور شاندار تھا۔ لیکن خدا نے پندرہ سو سال پہلے کہہ دیا تھا کہ "لوٹھر تو ان باتوں کا آغاز تو
کرے گا۔ لیکن تیرا زمانہ ان تمام باتوں کو نا مکمل دیکھے گا۔ میں اس کی تکمیل بعد کے زمانوں میں کروں گا۔ ہالیویاہ ہمارا خدا راجح کرتا ہے وہ شروع سے ہی

اختتام کو جانتا ہے۔ ہاں لوہر اس زمانے کا پیام برخا۔ جب ہم اس کی کو دیکھتے ہیں تو یہ ایسے نہیں لگتا۔ لیکن ایک شخص یوناہ بھی تھا اس کی زندگی میں بھی کی تھی۔ وہ ایک بنی تھا۔ گواں کی روشن کو دیکھ کر ہم اسے پرکھنا پسند نہ کریں لیکن جو خدا کے ہیں خداون کو جانتا ہے اور اس کی اپنی راہیں اور طریقے ہیں۔ جس طرح کہ اس نے یوناہ کے ساتھ کیا۔ لوہر کے زمانے کے لیے بھی اس کا اپنا طریقہ تھا، اور اختتام تک ایسا ہوگا۔

259-1 یہ ناکمل زمانہ تھا، تو بھی یہ اصلاح کا زمانہ تھا۔ لیکن اس کے متعلق خدا کی بھی مرضی تھی۔ اس کے متعلق میں نے ایک بہت ہی اچھے لوہر ان بھائی سے جو مغربی حصہ میں سے ایک بہت ہی اعلیٰ سینزی کا صدر ہے بات کی۔ اس کی مثال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ مجھے دعوت ملی کہ میں اس کے گھر جا کر اس کے ساتھ کھانا کھاؤں، اور پھر اس کے ساتھ روح القدس کے متعلق بات کروں۔ وہ بہت سی باتوں میں الجھا ہوا تھا اور اس نے مجھ سے کہا ”ہم لوہر ان لوگوں نے کیا حاصل کیا ہے؟۔ میں نے جواب دیا۔ کہ ”آپ کے پاس مجھ ہے۔ اس نے کہا کہ ”ہم پاک روح چاہتے ہیں۔ کیا آپ مجھے میں کہ ہم نے اسے حاصل کیا ہے۔ میں نے کہا کہ ”باطنی طور پر آپ ایمان رکھتے ہیں۔“ اس نے کہا کہ باطن سے آپ کا کیامطلب ہے۔“ ہم خدا کیلئے جو کہ ہیں۔ جب ہم پیشست اور روح کی نعمتوں کے بارے میں کتاب پڑھی۔ تو ہم میں سے بعض لوگ ہوائی جہاز کے ذریعے کیلی فوریاً گئے، کہ وہاں مصنف کو ملیں۔ لیکن جب ہم وہاں پہنچے تو اس نے ہمیں بتایا کہ ”گوڑا اس نے اس کتاب کو لکھا ہے تو بھی وہ نعمتوں سے خالی ہے اور اب جب ہم نے روح کا ظہور آپ کی زندگی میں دیکھا ہے تو ہم آپ کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے کہ آپ ان کے متعلق ضرور جانتے ہوں گے۔

259-2 اب اس بھائی کی سینزی کئی ایکروں میں پہلی ہوئی ہے جس میں طالب علم کام کر کے اپنے آنے کا خرچ ادا کر سکتے ہیں۔ وہاں کچھ فیکٹریاں بھی ہیں۔ جو یہاں کاشکاری کے علاوہ ملازمت بھی مہیا کرتی ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنی سرگزشت کو بیان کرنے کے لئے اس کے کھیتوں کی مثال پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی اپنے کھیت میں مکنی بنوئے کے لیے گیا۔ اس نے کھیت میں سے تمام جڑوں کو نکالا۔ پتھروں سے صاف کیا۔ بل چلایا۔ ڈھلوں کو پھوڑا، اور اس کے بعد کمکی کو بیویا ہر صبح وہ کھیتوں کی طرف دیکھنے لگا۔ لیکن ایک دن چیل کھیت کی بجائے اس نے بڑی تعداد میں پتپیوں کو اپر نکلتے دیکھا۔ اس نے کہا کہ میرے کمکی کے کھیت کیلئے خداوند کی تعریف ہو۔“

اسکے بعد میں نے اس سے پوچھا۔ ”کیا اس زمیندار نے مکنی حاصل کر لی؟“ اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ ایک طرح سے اس نے حاصل کر لی۔“ میں نے جواب دیا کہ ہاں۔ فرضی طور پر۔ اصلاح کے وقت آپ لوہر ان لوگ اسی طرح تھے۔ گویا پتپیوں کو نکال رہے تھے۔ سمجھے! مکنی نے بڑھانا شروع کیا (تاریک زمانوں کے اندر زمین میں سے گلنے سڑنے کے بعد)۔ کچھ جڑوں کے بعد ایک بڑا ڈھنڈل نکلا۔ حتیٰ کہ ایک دن ریشمی کچھانمودار ہوا۔ اس ریشمی گچھے نے بیویوں کی طرف دیکھ کر کہا۔ آپ پرانے لوہر ان لوگوں میں کچھ بھی نہیں۔ ہماری طرف دیکھیں۔ ہنسل بڑھانے والے۔ عظیم مشری ہیں۔ ہمارا دور ایک عظیم مشری دور ہے یہ ریشمی گچھے کا زمانہ و پسلی کا زمانہ تھا۔ وہ عظیم ترین مشری تھے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے زمانے میں کمی نفلیت حاصل کی اس زمانے نے لیا کیا۔؟ یہ ہو ایں پھولوں کے ریزے کس طرح بکھر گئے۔

259-3 اب اگلا قدم کیا ہے۔! منطقی طور، ہم سوچتے ہیں۔ کہ یہ صلحی بناوٹ۔ یا حاصل کی کمائی کا کامل دور ہے۔ لیکن یہ ایسے نہیں ہے۔ اس کا ایک اور مرحلہ ہے۔ اور یہ وہ مرحلہ ہے۔ لیکن یہ ایسے نہیں ہے۔ جب بھوتی یا چھلکا مبتا ہے کہ دانے کو ڈھانپ کر کھے، اور بالکل یہی کچھ اس روحانی دور میں ہوا۔ میسوں صدی کے موڑ پر۔ جب لوڈیکیائی زمانہ شروع ہوا۔ تو یہ یقینی کام ہو چکا تھا کہ روح القدس بالکل اسی طرح نازل ہو رہا ہے۔ جس طرح کہ پیشست کے دن ہوا تھا۔ لوگ بیگانے زمانوں میں بولنے لگے، اور یہ دعوی کرنے لگے کہ انہوں نے غیر زبانوں کے نشان کے ساتھ۔ روح القدس کا پتہ صاحل حاصل کیا ہے۔ لیکن مجھے تھی بار کھیتوں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے، اور وہاں موسم بہار کے آخری دنوں میں نے کمی پار گھیوں کے سٹپوں کو توڑ کر اپنے ہاتھوں میں ملا ہے، کہ ان میں سے دانوں نکالوں لیکن جیراگی کی بات ہے کہ ان کے اندر کوئی واندہ ہوتا تھا۔ گوفی الحقيقة نظر ایسے ہی آتا تھا کہ گھیوں اس کے اندر ہے یہ ان لوگوں کی مکمل تصویر ہے۔ جو اپنے آپ کو پیشی کا مثل کہتے ہیں اور یہ حقیقت اس بات سے اور بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ان لوگوں نے اپنے آپ کو اسی طرح جھکڑا یا ہے۔

جس طرح کہ ان سے پہلی تظییبوں نے اپنے آپ کو جھکڑ رکھا تھا۔ اس بات نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اصل میں حقیقی بیان ہونے کی بجائے وہ چھلا کایا آئندہ پیدا ہونے والے گھباؤں کے دانوں کو محفوظ رکھنے والے خلاف تھے۔ جو سایا چھلکے کا یہ زمانہ وہ خطرناک زمانہ تھا۔ جس کا یوں نے متی 24:24 میں یوں ذکر کیا ہے کہ ”اگر ہر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔“ لوگوں نے سوچا کہ یہ چھلا کا ہمیتی کا مثل زمانہ اصلی بیان تھا۔ لیکن اس نے ثابت کر دیا کہ یہ زندگی کو ایک ایسے زمانے تک پہنچانے والا زمانہ تھا۔ جس میں اصلی بجائی آنے والی تھی اور گھباؤں کے دانے یا دہن اس قوت کے ساتھ ظاہر ہوا۔ جس کا ذکر حزقی ایل 5:47 میں اس طرح آیا ہے۔ ”تب وہ مجھے شتمی پھانک کی راہ سے باہر لایا اور مجھے اس راہ سے جس کا رخ مشرق کی طرف ہے۔ یہ ورنی پھانک پر واپس لایا۔ یعنی مشرق کی یعنی مشرق رو بی پھانک پر اور کیا دیکھتا ہوں کہ وہی طرف سے پانی جاری ہے اور اس مرد نے جس کے ہاتھ میں پیائش کی ڈوری تھی۔ مشرق کی طرف بڑھ کر ہزار ہاتھنا پا اور مجھے پانی میں سے چلا یا اور پانی ٹھنڈوں تک تھا پھر اس نے ہزار ہاتھ اور ناپا اور مجھے اس میں سے چلا یا، اور پانی ٹھنڈوں تک تھا۔ پھر اس نے ایک ہزار اور ناپا اور مجھے اس میں جلا یا اور پانی کمر تک تھا۔ پھر اس نے ایک ہزار ہاتھ اور ناپا اور وہ ایسا دریا تھا کہ میں اس عبور نہیں کر سکتا تھا کیونکہ پانی چڑھکتیرنے کی وجہ سے پہنچ گیا، اور ایسا دریا بن گیا۔ جس کو عبور کرنا ممکن نہ تھا۔“

260-1 یہ سارا کام جس طریقے سے کیا گیا۔ وہ خدا کے منصوبے اور کامل ارادے کے مطابق تھا۔ لوہر کے پاس راست بازی کے تحت صرف باطنی طور پر روح القدس تھا اور میتھوڑسٹ کے پاس تقدیس کے تحت۔ اور آج یہ بجائی کو واپس لے کر آیا ہے روح القدس یہاں ہے۔“

261-1 ”جاگتا رہ اور ان چیزوں کو جو باقی ہیں۔ اور جو مٹنے کو تھیں۔ مضبوط کر۔ کیونکہ میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خدا کے نزدیک پورا نہ پایا۔“ یہ خیال دونفلوں میں بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ ہیں۔ ”جاگتا رہ اور مضبوط کر۔“ جاگتے رہنے کا صرف بھی مطلب نہیں۔ کہ انسان جاگتا ہی رہے۔ بلکہ اس کا مطلب ہے ہوشیار رہنا۔ بصورت دیگر مرض خطرے اور نقصان کو دل میں بٹھانا ہے۔ مضبوط کرنے کا مطلب بھی مضبوط کرنے سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کا مطلب ہے مستحکم ہونا۔ یہ دو حکم جو کچھ چھائی میں سے باقی رہ گیا تھا۔ اس کے ہٹنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ روح کا یہ محاورہ مجھے ایک مثال یاد دلاتا ہے۔ وہ کہ جسمانی اور اخلاقی طور پر بندھا ہو اغلاموں کا ایک گروہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ کہ اپنے گرفتار کرنے والوں سے بچنے لکھ۔ (فی الحقيقة سردیں کا مطلب بھی یہی ہے) بچنے والا۔ ان کا یہ چھا کیا جا رہا ہے، اور اس کا نظم اور جلامی منافع ضائع ہو چکا ہے۔ ان پر دوبارہ فضہ تو نہیں کیا گیا لیکن جو کچھ ان کے متعلق کہا جاسکتا ہے وہ صرف یہی ہے کہ وہ بچنے لکھ ہیں گو صاف طور پر نہیں جس طرح کہ کلام کے مطابق کچھ نکلے وہ اپنی آزادی کو بہت حد تک کھو چکے تھے اب خداونکہتا ہے کہ تم باطنی اعتبار سے دوبارہ غلامی میں جا چکے ہو۔ دیکھنا کہیں تم بھی غصہ میں نہ آ جانا واپس جانے سے رکنے کے لئے ہوشیار ہونا لازمی ہے اور اپنی اسیری کے متعلق ہمیشہ خبردار رہنا ضروری ہے ورنہ آپ سب کچھ کھو بیٹھیں گے۔ اب جو کچھ باقی رہ گیا ہے اسے اس طریقے سے مضبوط کریں کہ آپ مستقل طور پر قائم ہو جائیں اور یوں مستقبل کے نقصان سے بچنے کے لئے مطمین ہو جائیں آپ کے لئے یہ موقع ہے کہ جو کچھ آپ نے پورا نہیں کیا اسے پورا کریں لیکن کیا وہ آگے بڑھے؟ نہیں جتاب انہوں نے روح کی آواز کو سننا اور ایک اور زمانہ اسیری میں چلا گیا یوں خدا نے دوسرا لوگوں کو کھڑا کیا جو اسکی مرضی کو پورا کریں خدا نے باقی فرقوں کی طرح لوہر کو بھی پچھے چھوڑ گیا اور اب وہ کبھی اپنی جگہ پر واپس نہ آئیں گے خدا کو آگے بڑھنا پڑا اور ایک نئے زمانہ میں مزید سچائی اور تھوڑی سی اور بجائی لے کر آیا۔

فصلہ

261-2 مکاشفہ 3: ”پس یاد کر کے تو نے کس طرح تعلیم پائی اور سی تھی اور اس پر قائم رہ اور تو بہ کراگر تو جاگتا نہ رہے گا تو میں چور کی طرح آؤں گا اور تجھے ہرگز معلوم نہ ہو گا کہ کس وقت تجھ پر آپڑوں گا۔“

میں اس آیت کے لئے وویسٹ Wuest کا ترجمہ پڑھنا چاہوں گا۔ ”پس اس بات کو یاد کرتے ہوئے کہ تو نے کس طریقے سے (سچائی کو) ایک مستقل

امانت کے طور پر رکھا) اور تو نے کس طریقے سے اسے سننا اور اس کی حفاظت کی اب فوری طور پر اپنے خیال کو تبدیل کر، اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ خدا نے ان کو سچائی ایک مستقل امانت کے طور پر دی تھی یہ قبول کی گئی اور یہ ان کی ناقابل تنسیخ میراث تھی اور یہ اس بات کو دکھانے کے لئے قائم ہے کہ وہ اس کے ساتھ کیا کریں گے کیا وہ اس کی قدر کریں گے یا نہیں اور یہ سچ ہے ان کو خوشخبری کی یہ بنیادی سچائی دی گئی تھی کہ ”راست باز ایمان سے چیتا رہے گا“۔ ”نجات خداوند کی طرف سے ہے۔“ انہوں نے باشکل کی اس سچائی کو سنا تھا جس نے روم کی تعلیم کو رد کیا تھا اور پاپائی اختیار کو پیکار کر کے رکھ دیا تھا۔ انہوں نے اس سچائی کو سنا کہ کلیسیا کسی کو نہیں بچا سکتی وہ خداوند کی فسح کو سمجھ چکے تھے اور پانی کے پتھمہ کے متعلق بھی ان کو روشنی مل چکی تھی انہوں نے بتوں کو نکال باہر کیا سچائی؟ ایسا اور کوئی زمانہ کیوں نہ تھا جس میں مزید شخص اس قدر روشنی ڈالنے کیلئے ہوں ان کے پاس پرانے نظام کے تمام پروزوں کو الگ الگ کر کے جانچ پڑتاں کرنے کیلئے کافی روشنی تھی، یا پھر نئے سرے شروع کرنے کے لئے کافی بھی خاصی واقعیت تھی کہ خدا ان کو حکم پر حکم اور قانون پر قانون تک لے جائے۔ انہوں نے سچائی کو قبول کیا تھا وہ اس کے طالب تھے اس لئے انہوں نے اسے سن۔ لیکن سوال یہ ہے کہ انہوں کے کس طرح سن؟ کیا انہوں نے اس پر تعمیر ہونے کے لئے سنایا پھر یہ اسی روئی کے ساتھ تھا جو بہت سے یونانیوں کا تھا کہ کسی بات پر گفتگو کی جائے اور اس پر کوئی نظریہ قائم کیا جائے؟ ظاہر سچائی کا عیین کلام عالمانہ انداز سے سنایا جاتا تھا نہ کہ عملی طور پر کام کرنے کیلئے اس لئے کہ خدا اس کے متعلق ذہنوں کی تبدیلی کا تقاضا کر رہا تھا اگر یہ خدا کا کلام ہے جو کہ فی الحقيقة ہے تو اس کی فرمابداری کرنی پڑے گی اور اس کی فرمابداری نہ کرنے کی وجہ سے مزرا ملے گی جب مقدس یہیکل کے محافظوں کو سوتے پایا گیا تو انکو مارا گیا اور ان کے کپڑوں کو آگ لگادی گئی خداوندان لوگوں کے ساتھ کیا کرے گا جو اس زمانے میں پہرہ دینے میںستی کر رہے ہیں؟

262-1 ”میں چور کی طرح آؤں گا“ قدیم سردیں رگنا تاران ڈاؤں سے پریشان تھا جو پہاڑوں سے اتر کر لوگوں کو لوٹ لیا کرتے تھے یوں جو کچھ روح ان کو کہہ رہا تھا کہ میں چور کی طرح آجاؤں گا۔ وہ اس کے مطلب کو خوب سمجھتے تھے اس لئے صرف بیداری مغزی اور تیاری ہی اس کی آمد کے لئے مطمئن کر سکتی تھی ہم جانتے ہیں کہ یہ بیعام جھوٹے انگوڑ کیلئے ہے۔ اس لئے کہ خداوند کی آدمی طرح ہو گی جس طرح کہ نوح کے دنوں میں ہوا آٹھا شخص جو بچائے گئے وہ آنے والے طوفان سے خوب خبردار تھے اور خبردار ہونے کی وجہ سے وہ تیار ہو کر بچ گئے لیکن بے دین لوگوں کی دنیا بہہ گئی راست بازوں کے ساتھ واسطہ روز ہی پڑتا تھا اور انہوں نے سچائی کو بھی سناتو بھی انہوں نے اسے ایک طرف موڑ دیا یہاں تک کہ پھر دریہ ہو گئی ان دنوں کے جسمانی لوگ آج کل کے میواری میسحوں کی مانند ہیں جو زمینی چیزوں سے بھرے پڑے ہیں اور ان سے اس قدر حظ اٹھاتے ہیں کہ ان کے اندر روحانی باتوں کے لئے کوئی خواہش نہیں اور نہ ہی وہ اس سے خبردار ہیں اور نہ ہی اس کے ظہور کے لئے تیار۔

تعریف

262-2 مکاشفہ 4:3 ”البیتہ سردیں میں تیرے ہاں تھوڑے سے ایسے شخص ہیں جنہوں نے اپنی پوشاک آسودہ نہیں کی وہ سفید پوشاک پہنتے ہوئے میرے ساتھ سیر کریں گے۔ کیونکہ وہ اس لاائق ہیں، اس جگہ لفظ شخص اسی طرح استعمال کیا گیا ہے جس طرح کے اعمال 1:15 میں بالاخانے کے متعلق کیا گیا ہے کہ وہاں ”تجھینا“، ایک سو بیس شخصوں کی جماعت تھی، لیکن میرے لئے اس کا مطلب اس سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ اس صداقت کو پیش کرتے ہیں۔ جو ہر زمانے میں قائم کی گئی اور اسے ہمارے خداوند نے زور دے کر کھا اور وہ یہ ہے کہ ان زمانوں کا کلیسیائی نظام دو انگوروں سے بنایا گیا یعنی اصلی اور نظری انگور سے خدا نے اپنی اعلیٰ مرضی کے مطابق ان دنوں کو باہم اکٹھا رکھ کر ان کو کلیسیا کا نام دیا ذرا بیکھیں کہ اس زمانے میں اس نے کس طرح ان کو کلیسیا کہہ کر جھٹکا۔ خداوند یہ نہیں کہتا کہ سردیں میں ان دو کلیسیاوں کو لکھ۔ بلکہ کلیسیا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے گوہ دو طرح کے انگوروں سے بنی ہے یہاں وہ کہتا ہے کہ ”میں تیرے کا میوں کو جانتا ہوں تو مردہ ہے اور میں نے تیرے کسی کام کو پورا نہیں پایا۔“ وہ سلسہ کلام جاری رکھتے ہوئے مزید کہتا ہے کہ تیرے ہاں کلیسیا میں تھوڑے سے لوگ ہیں جو درست ہیں اور میرے لاائق ہیں۔ اب یہ شخص جو خدا کے اصلی مقدسمیں تھے اپنی روشن سے خدا کو خوش کر رہے تھے۔ اُنکی پوشاک صاف تھی

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان دنوں میں پوشاک کا نچلہ حصہ زمین کے ساتھ لگا ہوتا تھا اور یوں چلتے وقت وہ زمین کی مٹی اور گندگی کو بھی چھوٹا تھا یہ لوگ اس بات کا بڑا خیال کرتے تھے کہ وہ اس طرح چلیں، کہ دنیاوی گندگی سے آلو دنہ ہوں وہ روح میں تھے اور روح میں ہی چلتے تھے وہ پاک اور اس کے حضور بے الزام تھے یوں وہ اپنے مقصد کو پورا کر رہے تھے کیونکہ افسیوں 1:4 میں ہمارے لئے خدا کے مقصد کا ذکر ہے ”۔۔۔ کہ ہم اس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے الزام ہوں“۔

263-1 اب اس آیت سے جو ظاہر کرتی ہے کہ خدا کے برگزیدہ صرف تھوڑے سے ہوں گے آپ بڑی صفائی سے دیکھ سکتے ہیں کہ ہم اس زمانے کے متعلق کیا سکھاتے چلے آ رہے ہیں یہ بے ترتیب تھا اور یہ نامکمل تھا یہ بیسوں طرح سے بنا ہوا تھا اور خدا نے اسے اس کے کام پر جھپڑ کا۔ یہ کمزور بیمار اور مرنے کے قریب تھا یہ کوئی جلالی دور نہ تھا جیسا کہ جسمانی خیال کے پروٹستنٹ تاریخ دن اس کو بنانے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ اس درخت کی طرف ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو کیڑا الگ چکا ہے۔ پتے جھپڑے ہیں اور بے پھل ہو چکا ہے ماسوائے کچھ بدشکل اور گلے سڑے پھل کے جو جلد ہی زمین پر گرنے والا ہے لیکن ایک لمحہ کے لئے ٹھریئے۔ ذرا زدیک سے دیکھیں وہاں درخت کی چوٹی پر سورج کی روشنی میں پہلے پھل بھی تھے جن کو تھوڑے سے شخص کہا گیا ہے۔ وہ اس میں کامل تھے کیونکہ وہ اس سے پیدا ہوئے اس سے معمور ہو کر اس کے کلام کے ذریعے اس کے ساتھ ساتھ چلتے تھے ان چند اشخاص کے لئے خدا کا شکر یہ ہو!

263-2 ”اور وہ میرے ساتھ سیر کریں گے۔۔۔ یہ وہ بات ہے جو خدا ان کے متعلق کہتا ہے کہ وہ ان کی سیدھی روشنی کی وجہ سے ان کو سرفراز کرے گا یہ ان کی اس میراث کا حصہ ہے جو خدا نے ان کیلئے مخصوص کر رکھی ہے اگر وہ زندگی کی مشقتوں اور پھنڈوں میں اس کے ساتھ چلنے کیلئے راضی ہوں اور اس کے لئے تعلیم کا باعث بینیں تو وہ ان کو صلدے گا۔ وہ ہماری محبت کی محنت کو بھولنے والا نہیں ہے۔ خدا ہماری ان کوششوں کے جواب میں جو ہم اس کو خوش کرنے کیلئے کرتے ہیں ہمیشہ بدلتے گا۔

264-1 ہاں وہ دنیا میں اس کے ساتھ ساتھ چلتے رہے اور اس میں ملوث نہ ہوئے انہوں نے دنیا کے نظام کو غالب نہ آنے دیا۔ جب اس زمانے کے متباش اشخاص نے اپنے آپ کو ریاست کی چاپلوسی کے سامنے جھکا دیا اور روحانی خیالات کی بجائے سیاسی خیالات کو پانیا اور دنیا کی راہ پر ہوئے تو یہ تھوڑے سے اشخاص کلام کے ساتھ کھڑے رہے اور یوں انہوں نے خداوند کو جبال دیا اور اب اس کے جواب میں وہ ان کی حوصلہ افزائی کرے گا کیونکہ وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے اس کے ساتھ سیر کریں گے انہوں نے زمین پر اسکی نشاندہی کی ہے اور اب وہ نئے یروشم میں ان کی نشاندہی کرے گا اور وہ شاخت کس قدر زدی ہو گی یہ بات مجھے مسروک رکھتی ہے تو بھی اس کی انساری اور فرقی کو دیکھ کر مجھے رونا آجاتا ہے کیونکہ آپ دیکھیں گے کہ جس طرح دنیا کے رہنمایا پنالباس عام لوگوں سے الگ رکھتے اسی طرح اس نے نہیں کیا بلکہ وہ بھی مقدسوں جیسا لباس پہنے ہوئے ہے نہیں۔ بلکہ وہ اس کی مانند ہیں اور وہ ان کی مانند بلکہ جیسا کہ پوچھتا نے کہا ہے کہ ”وہ اس کو اسی طرح دیکھیں گے جیسا کہ وہ ہے۔۔۔“

264-2 ”کیونکہ وہ اس لاائق ہیں۔۔۔ کیا آپ نے خیال کیا کہ یہ کہہ رہا ہے؟ یہ یسوع کے اپنے الفاظ ہیں یہی ایک ہے جس کوخت کے اوپر بیٹھے ہوئے کے ہاتھ سے اس کتاب کو لینے کے لاائق پایا گیا۔ اور اب یہ مستحق شخص اپنے مقدسین کو کہہ رہا ہے کہ ”تم اس کے مستحق ہو“ یہ الفاظ رومیوں 8:33۔ کی طرح گوئیجتے ہیں کہ ”خدا کہتا ہے کہ میں راست باز ہوں“،۔۔۔ وہاں خدا کی راستبازی کی سفید روشنی میں یسوع کی میٹھی آواز کو یوں کہتے سنئے۔ کہ ”یہ میرے ہیں یہ راستباز ہیں اور یہ اس لاائق ہیں وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے میرے ساتھ سیر کریں گے۔

غالب آنے والوں کے لئے وعدہ

264-3 مکاشفہ 5: ”جو غالب آئے اسے اسی طرح سفید پوشak پہنائی جائے گی اور میں اس کا نام کتاب حیات سے ہرگز نہ کاٹوں گا بلکہ اپنے باپ اور اس کے فرشتوں کے سامنے اس کے نام کا اقرار کروں گا۔“

جو غالب آئے اسے اسی طرح سفید پوشak پہنائی جائے گی اصل میں یہ چوتھی آیت کی دہراتی ہے۔ جہاں تھوڑے سے شخصوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جنہوں نے اپنی پوشak کو آلوہ نہیں کیا۔ کئی سال گزرے کہ ہم ایک محاورہ استعمال کیا کرتے تھے جو بغیر کسی شک کے اسی آیت سے اخذ کیا گیا ہے اور وہ ہے کہ ”اپنے بھائیوں کو صاف رکھیں“، اس کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو قابل اعتراض با توں میں نہ پھنسانا۔ دوسرے لوگ اس میں بھنس سکتے ہیں اور آپ بھی ان میں بھنسنے کی آزمائش میں پڑ سکتے ہیں، یا کوئی دوسرا شخص آپ کو با توں میں پھنسا سکتا ہے۔ لیکن ان سے دورہ کر اپنے آپ کو صاف رکھیں جو لوگ اس مشورے پر عمل کریں گے خدا ان کا جردے گا اور جس طرح وہ خود سفید پوشak پہننے ہے اسی طرح وہ ان کو بھی سفید پوشak پہنائے گا۔ پھر، بیقوب اور یوحنانے پہاڑ پر اسے دیکھا اس کی پوشak نور کی مانند سفید تھی یہ وہ لباس ہے جس سے مقدس لوگ ملبوس کئے جائیں گے ان کے لباس چمکدار اور نہایت ہی سفید ہوں گے۔

265-1 آپ جانتے ہیں کہ ہم آخری زمانے میں زندگی گزار رہے ہیں۔ یہی وہ زمانہ ہے جس میں کلیسیائیں باہم متعدد ہو گئی اور جس طرح وہ اب دنیا کی سیاست پر قبضہ کئے ہوئے ہیں اسی طرح جلد ہی وہ دنیا کی دولت پر قبضہ کریں گے اس کے بعد اگر آپ کا تعلق کلیسیائی عالمگیر تنظیم (ولائل آر گنا نزیشن آچ چن) کے ساتھ ہو گا تو آپ نہ کچھ خرید سکیں گے اور وہ کچھ فروخت کر سکیں گے آپ سب کچھ کھو بیٹھیں گے۔ جو لوگ خدا کے وفادار ہوں گے اور اپنی پوشاكوں کو کلیسیائی ترتیب کے دنیاوی نظام کی گندگی سے صاف رکھیں گے ان کو جسمانی لحاظ سے دکھاٹھانا پڑے گا ان کے سامنے ایک بھاری آزمائش ہو گی منادوں کو اس شرط پر کام کرنے کی اجازت ہو گئی وہ مختلف مسح جیوانی نظام کے اندر رہ کر کام کریں۔ وہ کلیسیائی نظام کی چاپلوسی کریں گے اور لوگ ان جھوٹے چرواحوں کی پیروی ذبح خانوں تک کریں گے، لیکن عدالت میں وہ سب برہمنہ ہونے کا کام کریں وہ کلیسیائی نظام کی چاپلوسی کریں گے اور لوگ ان جھوٹے چرواحوں کی پیروی ذبح خانوں تک کریں گے، لیکن عدالت میں وہ سب برہمنہ ہونے کے ساتھ چلیں گے آپ دنیا کے دھبے دار پوشاكوں کے ساتھ یہاں شیطان کا ہاتھ تھامے اس تو قعہ کے ساتھ نہیں چل سکتے وہاں آپ خدا کے ساتھ ہوں گے یہ بیدار ہونے اور خدا کو یہ پکارتے ہوئے دیکھنے کا وقت ہے کہ ”اے میری امت کے لوگوں میں سے یعنی مسئلہ نظام سے نکل آؤ اور اسکے لگنا ہوں میں شریک نہ ہو اور اس کی آفتوں میں سے کوئی تم پر نہ آ جائے“۔ آئین۔ خدا کہر رہا ہے کہ جس طرح تم نے آفتوں سے اجتناب کیا ہے اسی طرح اس دنیا کے نداہب سے بھی کنارہ کشی کرو دنیا کے ساتھ چلانا بند کر دو اور اپنے لباس کو توبہ اور برہرے کے خون سے سفید کریں لیکن یہ آج ہی کریں کیونکہ کل بہت دیر ہو سکتی ہے۔

265-2 ”جو غالب آئے ہیں۔ اس کا نام کتاب حیات سے ہرگز نہ کاٹوں گا۔“۔ ایک مرتبہ پھر ہم کلام کے نہایت ہی مشکل حصہ کی طرف آئے ہیں یہ آیت سطحی لحاظ سے آرٹنین اور کیلو نسٹ دنوں ہی اپنے مقاصد کی خاطر استعمال کریں گے۔ آرٹنین اعلان کرتے ہیں کہ یہ آیت یقینی طور پر یوحننا 44:37-6:37 کو منسوج کرتی ہے کہ ”جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے میرے پاس آجائے گا اور جو کوئی میرے پاس آئے گا اسے میں ہرگز نکال نہ دوں گا کیونکہ میں آسمان سے اس لئے نہیں اتر ہوں گا اپنی مرضی کے موافق عمل کروں بلکہ اس لئے کہ اپنے سمجھنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور میرے سمجھنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا ہے میں اس میں سے کچھ نہ کھوں بلکہ اس سے آخری دن پھر زندہ کروں۔ کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھیے اور اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور اسے آخری دن پھر زندہ کروں۔ پس یہودی اس پر بڑا بڑا نے لگا اس لئے کہ اس نے کہا تھا کہ جو روٹی آسمان سے

اتری وہ میں ہوں اور انہوں نے کہا کیا یہ یوسف کا بیٹا یوسع نہیں جس کے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں؟ اب یہ کیونکہ کہتا ہے کہ میں آسمان سے اتر ہوں یوسع نے جواب میں ان سے کہا آپ میں نہ بڑھاؤ۔ کوئی میرے پاس نہیں آ سکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسے کھینچنے لے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا۔ آ منین باپ کی مرضی کو اختیار اعلیٰ کا مقصد نہیں سمجھتے بلکہ جوں ہی وہ پیچھے کھڑا ہے کہ دیکھے کہ بنی نواع انسان اس کی اچھی اور کرم نوازی کی نعمت حتیٰ کہ ابدی زندگی کے ساتھ کیا کرتا ہے تو وہ اس کو صرف اس کے ذاتی طمیناً سے منسوب کرتے ہیں۔

266-1 کیلوں گروہ کے لوگ اسے اس طرح نہیں سمجھتے وہ اس آیت میں ایک بھاری تسلی پاتے ہیں جو دکھی اور بوجھ کے نیچے دبے ہوئے مقدسین کو دی گئی ہے اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ وقت کس قدر برداور اڑا یتیں کس قدر ہونا کہ ہیں۔ اس لئے کہ غالب آنے والا ایک ہی ہے۔ ”جس کا ایمان ہے کہ یوسع یہی مسح ہے اس کا نام حیات سے ہرگز نہ کاٹا جائے گا“، بعض لوگ یہی کہتے ہیں کہ زندگی کی کتاب برے کی کتاب حیات نہیں۔ لیکن حسب معمول جب کوئی اس آیت کو سطحی لحاظ سے دیکھتا ہے تو وہ اسے سمجھتا ہی مسحی طور پر ہے۔

266-2 خدا کے ریکارڈ سے نام کے مٹائے جانے کا امکان عام مطالعہ سے زیادہ کا مستحق ہے کیونکہ اب تک عام طالب علموں کا خیال ہے کہ خدا نئے سرے سے پیدا ہونے والے لوگوں کے نام برہ کی کتاب حیات میں لکھتا ہے اور جب کسی وجہ سے وہ نام کاٹا جاتا ہے جس طرح کوہ نام لکھنے سے پیشتر تھا جو کچھ خدا کا کلام سکھاتا ہے۔ یہ خیال سو فیصد اس کے برکس ہے۔

266-3 اس مطالعہ کے آغاز میں ہی اس بات کو سمجھ لینا چاہئے کہ کلام میں ایک بھی حوالہ نہیں جو یہ بتائے کہ خدا اس وقت ناموں کا ریکارڈ تیار کر رہا ہے۔ یہ سب کچھ بنائے عالم سے پیشتر کیا گیا جس کا کہابھی تھوڑی دیر کے بعد ہم ذکر کریں گے علاوہ ازیں یہاں ہمارا مقصد ان دو گروہوں کی بحث میں شامل ہونا نہیں گوان دونوں کو ابدی زندگی حاصل کرنے کا موقع ملا۔ لیکن ان میں سے ایک گروہ نے اسے قبول کر لیا اور اپنا نام ریکارڈ میں شامل کر لیا جب کہ جس گروہ نے اسے رد کیا۔ وہ اپنا نام لکھوانے سے معدود رہا صل میں ہم کلام میں سے دھائیں گے کہ لوگوں کی اکثریت جو نئے سرے سے پیدا ہئی نہیں ہوتی ابدی زندگی میں داخل ہو گئی گویہ بات بڑی حریت انگیز نظر آتی ہے تو بھی یہی ہے ہم یہی دکھائیں گے لوگوں کا ایک ایسا گروہ بھی ہے جن کے نام اس کتاب میں بنائے عالم سے پیشتر لکھے گئے ہیں اور وہ کسی بھی حالت میں وہاں سے مٹائے نہ جائیں گے اور پھر یہ بھی دکھائیں گے کہ ایک ایسی بھی گروہ ہے جن کے نام تو بنائے عالم سے پیشتر لکھے گئے تھے۔ لیکن وہ مٹائے جائیں گے۔

267-1 اس مضمون کو شروع کرتے ہوئے ہم ابتداء سے ہی کہتے ہیں اس دعوے کی کوئی بنیاد نہیں کہ برے کی کتاب حیات۔ کتاب حیات سے مختلف ہے۔ کتاب حیات کو برے کی کتاب حیات یا مسح کی کتاب حیات حتیٰ کہ اپنی کتاب حیات اور زندوں کی کتاب کہہ کر پکارا جاسکتا ہے اس میں صرف نام لکھے گئے ہیں مکافہ 13:1 اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اس برہ کی کتاب حیات میں لکھنے گئے جو نئے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اس جیوان کی پرستش کریں گے۔ مکافہ 8:17 یہ جو تو نے حیوان دیکھا یہ پہلے تو تھا مگر اب نہیں ہے اور آیندہ اتحاہ گڑھ سے نکل کر ہلاکت میں پڑے گا، اور زمین کے رہنے والے جن کے نام بنائے عالم کے وقت سے کتاب حیات میں لکھنے گئے۔ اس جیوان کا یہ حال دیکھ کر پہلے تھا اور اب نہیں اور پھر موجود ہو جائے گا تجھ کریں گے، مکافہ 15:12-20: ”پھر میں نے چھوٹے بڑے سب مردوں کو اس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور کتاب میں کھوئی گئیں پھر ایک اور کتاب کھوئی گئی یعنی کتاب حیات اور جس طرح ان کتابوں میں لکھنے گئے۔ ان کے اعمال کے مطابق مردوں کا انصاف کیا گیا اور سمندر نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا۔ اور موت اور عالم ارواح نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا۔ اور ان میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اس کا انصاف کیا گیا۔ پھر موت اور عالم ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے یہ آگ کی جھیل دوسرا موت ہے۔ اور جس کسی کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ ملا۔ وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا، یہاں سے آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ گواہ بھی کتابوں کا ذکر کیا گیا صرف ایک ہی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں نام ہیں۔ مکافہ کی کتاب میں اسے برے کی کتاب حیات یا کتاب حیات کہا گیا ہے۔

267-2 اب یہ کتاب کہاں ملتی ہے؟ لو 24-17:10 وہ ستر خوش ہو کر پھر آئے، اور کہنے لگے۔ اے خداوند تیرے نام سے بدر جیں بھی ہمارے تابع

ہیں۔ اس نے ان سے کہا۔ میں شیطان کو بھلی کی طرح آسمان سے گرا ہوا دکھر رہا تھا۔ دیکھو میں نے تم کو اختیار دیا کہ سانپوں اور بچوؤں کو کپڑا اور دشمن کی ساری قدرت پر غالب آؤ اور تم کو ہر گز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچ گا۔ تو بھی اس سے خوش نہ ہو، کہ رو جیں تمہارے تابع ہیں۔ بلکہ اس سے خوش ہو کر تمہارے نام آسمان پر لکھے ہوئے ہیں۔ اس کھڑی وہ روح القدس سے خوشی میں بھر گیا، اور کہنے لگا۔ تمہارے نام آسمان پر لکھے ہوئے ہیں اور کہنے لگا۔ اے باپ آسمان اور زمین کے خداوند میں تیری حمد ہیاں کرتا ہوں، کہ تو نے یہ باتیں دناوں اور عقائد سے چھپا میں اور بچوں پر ظاہر کیں۔ ہاں اے باپ کیونکہ ایسا ہی مجھے پسند آیا۔ میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سوپا گیا، اور کوئی نہیں جانتا۔ کہ بیٹا کون ہے سوابا بکے اور کوئی نہیں جانا کہ باپ کون ہے سوابیٹ کے اور اس شخص کے جس پر بیٹا اسے ظاہر کرنا چاہیے، اور شاگردوں کی طرف متوجہ ہو کر خاص ان ہی سے کہا مبارک ہیں وہ آنکھیں جو یہ باتیں دیکھتی ہیں جنہیں تم دیکھتے ہو کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور بادشاہوں نے چاہا کہ جو باتیں تم دیکھتے ہو مگر نہ دیکھیں، اور جو باتیں تم منتہ ہو سنے مگر نہ سین۔ کتاب حیات لازمی طور پر آسمان پر ہے، اور سفید تھت کے سامنے ظاہر ہو گی ان آیات میں یوسع نے کہا کہ ان کے نام آسمان پر لکھے گئے ہیں چونکہ نام کتاب حیات میں پائے جاتے ہیں اس لیے لازمی طور پر ان کو اسی کتاب کے اندر ہی لکھا ہے یوسع ستر شاگردوں سے باتیں کر رہا تھا آیت سترہ لیکن تیسیں آیت کے مطابق وہ بارہ شاگردوں سے بھی بات کر رہا تھا یہ سب خوش ہو رہے تھے کہ یوسع کے نام کی وجہ سے بدر جیں بھی ان کے تابع ہیں مُسح کا جواب تھا کہ اس بات پر خوش نہ ہو کہ رو جیں تمہارے تابع ہیں بلکہ اس بات پر کہ تمہارے نام آسمان یعنی کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں آپ دیکھیں کہ یہاں یہوداہ بھی ان لوگوں میں شامل ہے جو یوسع کے نام سے بدر جیں نکالتا تھا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ شیطان اور ہلاکت کا فرزند تھا۔

یو 71-72:6 ”یوسع نے انہیں جواب دیا کہ کیا میں نے تم بارہ کو نہیں چن لیا؟ اور تم میں سے ایک شخص شیطان ہے اس نے یہ شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کی نسبت کہا۔ کیونکہ یہی جوان بارہ میں سے تھا۔ اے پکڑوائے کو تھا۔“ یو 71:12 میں لکھا ہے۔ ”جب تک میں ان کے ساتھ رہا۔ میں نے تیرے اس نام کے وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشتا ہے۔ ان کی حفاظت کی۔ میں نے ان کی نگہبانی کی اور ہلاکت کے فزند کے سوا ان میں کوئی بلاک نہ ہوا۔ تاکہ کتاب مقدس کا لکھا پورا ہو۔“ پھر یو 71:13 میں یوس مرفوم ہے۔ ”یوسع نے اس سے کہا۔ جو نہایا چکا ہے اس کو پاؤں کے سوا اور کچھ دھونے کی حاجت نہیں۔ بلکہ سراسر پاک ہے اور تم پاک ہو لیکن سب کے سب نہیں، کیونکہ وہ اپنے پکڑوائے والے کو جانتا تھا۔ اس لیے اس نے کہا تم سب پاک نہیں ہو۔ جنکو میں تے چنانہیں میں جانتا ہوں لیکن یہ اس لیے کہ نو شستہ پوا ہو کر جو میری روؤی کھاتا ہے۔ اس نے مجھ پر لات اٹھائی۔“ اب اگر زبان کا کوئی مطلب ہے۔ تو ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ یہوداہ کو بھی یوسع نے چنا۔ (یو 71:11-13) یہوداہ بھی یوسع کو باپ کی طرف سے دیا گیا۔

یو 72:1 یہاں اس بات کی طرف خاص توجہ دیں کہ ”خپتا“ اور دیاجانا معنوی لحاظ سے ایک ہی بات ہے۔ جیسا کہ موئی اور فرعون۔ یعقوب اور عیسیو کی تمثیل سے عیاں ہوتا ہے کیونکہ عیسیا اور فرعون کا پہلے ہی سے علم خطا تو بھی وہ ہلاکت کے لیے چنے گئے۔ جب کہ موئی اور یعقوب کا انجام بڑا جلالی تھا۔

1 پھر 9:8-2:8 رد کئے جانے اور چناؤ کا ذکر کرتا ہے۔ ”کیونکہ وہ نافرمان ہو کر کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں اور اسی کے لیے مقرر بھی ہوئے تھے۔ لیکن تم ایک برگزیدہ نسل۔ شاہی کا ہنوس کا فرقہ مقدس قوم اور ایسی امت ہو جو خدا کی خاص ملکیت ہے۔

یہوداہ کا شار بھی بارہ میں کیا گیا اور پیشکش سے قبل اس نے خدمت میں حصہ بھی پایا۔ اعمال 16:1-17:1 ”اے بھائیو! اس نوش کا پورا ہونا ضرور تھا جو روح القدس نے داؤ کی زبانی اس یہوداہ کے حق میں پہلے سے کھاتھا۔ جو یوسع کے پکڑنے والوں کا رہنماء ہوا کیونکہ وہ ہم میں شار کیا گیا اور اس نے اس خدمت کا حصہ پایا۔“ خدمت کے جس حصہ کو یہوداہ نے ان بارہ کے ساتھ پایا، اور اسے کھو دیا۔ وہ نہ تو دوسروں سے کم تر تھا۔ اور نہ ہی وہ شیطانی اور دوسروں کی خدمت میں حائل ہونے والا حصہ تھا۔ اعمال 25:1 کہ وہ اس خدمت اور رسالت کی جگہ لے۔ جسے یہوداہ چھوڑ کر اپنی جگہ گیا۔ ”یہوداہ ایک شیطان تھا جو روح القدس کی دی ہوئی خدمت کو کھو بیٹھا اور خود کشی کر کے اپنی جگہ چلا گیا۔ اس کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا تھا، لیکن وہ ہاں سے منادیا گیا۔“

268-1 اب پیشتر اس کے کہ ہم یہوداہ کے متعلق مزید کہیں آئیے ذرا ہم پرانے عہد نامے کی طرف واپس جائیں اور دیکھیں کہ خدا نے اس قسم کا کام کہاں کیا۔ پیدائش 23:35 یعقوب کے بارہ بیٹے تھے۔ اور ان کے نام یہ تھے۔ رو بن۔ شمعون۔ لاوی۔ یہوداہ۔ اشکار، زبولون۔ یوسف اور بنیائیں۔ دان اور نفتالی۔ جد اور آشر یہ بارہ بیٹے اسرائیل کے بارہ قبیلے شمار میں تیرہ ہوں اور اس کے لیے یوسف کے دو بیٹوں کو شرف حاصل ہوا کہ وہ بارہ کوتیرہ بنائیں آپ جانتے ہیں کہ یہ ضروری کیوں ہوا اس لیے کہ خدا نے لاویوں کو اپنی خدمت کے لیے الگ کر لیا تھا کہ وہ کہانت کی خدمت سر انجام دیں یوں جب اسرائیل نے مصر کو چھوڑا اور خدا نے ان کو بیباں میں خیسہ دیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ لاویوں نے بارہ قبیلوں یعنی رو بن۔ شمعون۔ اشکار۔ زبولون اور بنیائیں۔ دان۔ نفتالی۔ جد۔ آشر۔ افراد یہم اور منسی کی خدمت کرنا شروع کی۔ ان کے لشکروں کے نام گنتی 28:11:10 میں اسی ترتیب کے ساتھ دیجئے گئے ہیں اور ان میں یوسف اور لاوی کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ لیکن جب ہم مکاشفہ 4:7 کو دیکھتے ہیں تو وہاں یوں لکھا ہے۔ کہ ”۔۔۔ جن پر مہر کی گئی ہے میں نے ان کا شمار سنا کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیں ہزار پر مہر کی گئی اور بیباں ان کے نام اس ترتیب کے ساتھ لکھ گئے ہیں۔ یہوداہ۔ رو بن۔ جد۔ آشر۔ نفتالی۔ منسی۔ شمعون۔ لاوی۔ اشکار۔ زبولون۔ یوسف۔ بنیائیں۔ اس جگہ بارہ قبیلوں میں لاوی اور یوسف کا نام درج ہے۔ لیکن دان اور افراد یہم غائب ہیں۔

269-1 اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دو قبیلوں کے نام کیوں مٹائے گئے ہیں؟۔ اس کا جواب استثنہ 20:16-29 میں پایا جاتا ہے۔ ”تم خود جانتے ہو کہ ملک مصر میں ہم کیسے رہے اور کیونکہ ان قوموں کے بیچ سے ہو کر آئے۔ جن کے درمیان سے تم گزرے اور تم نے خود ان کی مکروہ چیزیں اور لکڑی اور پتھر اور چاندی اور سونے کی مورتیں دیکھیں۔ جوان کے ہاں تھیں۔ سو ایسا نہ ہو کہ تم میں کوئی مرد یا عورت یا خاندان یا قبیلہ ایسا ہو جس کا دل آج کے دن خداوند ہمارے خدا سے برگزشتہ ہو اور وہ جا کر ان قوموں کے دیوتاؤں کی پرستش کرے۔ یا ایسا نہ ہو کہ تم کوئی ایسی جڑ ہو جو اندرائن اور ناگد و ناپیدا کرے اور ایسا آدمی لعنت کی یہ باتیں سن کر دل ہی دل میں اپنے آپ کو مبارکباد دے۔ اور کہہ کہ خواہ میں کیسا ہی ہٹی ہو کرتے کیا تھے خلک کر فنا کر ڈالوں۔ تو ہمیں میرے لیے سلامتی ہے پر خداوند سے معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ اس وقت خداوند کا قہر اور اس کی غیرت سے آدمی برا ہیجنٹہ ہوگی۔ اور سب لعنتیں جو اس کتاب میں لکھی ہیں اس پر پڑتی گی اور خداوند اس کے نام کو صفحہ روزگار سے مٹادے گا۔“ یہاں پر بت پرستی یا روحانی زنا کاری کا بدله لعنت بنا یا گیا ہے اور جو قبیلے بت پرستی کی طرف مائل ہوئے۔ ان کا نام مٹا دیا گیا۔ اور ان قبیلوں کی تاریخ جن کے نام کتاب حیات سے مٹائے گئے۔ 1۔ سلطین 30:25-12 میں پائی جاتی ہے بت پریبعام نے افراد یہم کے کوہستانی ملک میں سکم کو تعمیر کیا اور اس میں رہنے والوں سے ٹکل کراس نے فوایل کو تعمیر کیا اور پریبعام نے اپنے دل میں کہا کہ اب سلطنت داؤد کے گھر ان میں پھر چلی جائیگی۔ اگر یہ لوگ یہودیم میں خداوند کے گھر میں قربانی گزارنے کو جایا کریں تو ان کے دل میں اپنے مالک یعنی یہوداہ کے بادشاہ رجيعام کی طرف مائل ہو گلے۔ اس لیے اس بادشاہ نے مشورت لے کرسونے کے دو پھرے بنائے اور لوگوں سے کہا یہودیم کو جانا تمہاری طاقت سے باہر ہے۔ اے اسرائیل اپنے دیوتاؤں کو دیکھو جو تھے ملک مصر سے نکال لائے اور اس نے ایک کوبیت ایل میں قائم کیا اور دوسرے کو دان میں رکھا۔ اور یہ گناہ کا باعث تھا کہ یونان لوگ اس ایک کی پرستش کرنے کے لیے دان تک جانے لگے۔ اور اس نے اپنی جگہوں کے گھر بنائے اور عوام میں سے جو بنی لاوی نہ تھے۔ کاہن بنائے اور پریبعام نے آٹھویں مہینے کی پندرہوں تاریخ کے لیے اس عید کی طرح جو یہوداہ میں ہوئی ہے، ایک عبد ہٹھرائی اور اس منچ کے پاس گیا۔ پھر ہوش 17:4 میں یوں مرتوم ہے کہ افراد یہم بتوں سے مل گیا ہے۔ اسے چھوڑ دو۔“

270-1 اس بات کو خاص طور پر نوٹ فرمائیں کہ بت پرستی کی سزا یہ تھی کہ قبیلے کا نام صفحہ روزگار سے مٹا دیا جائے۔ استثنہ 29:20 یہاں یہ نہیں لکھا کہ یہ آسمان پر سے مٹا دیا جائے گا بلکہ صفحہ روزگار یا زمین پر سے اور یہ بالکل ایسی ہی ہوا ہے اس لئے کہ اسرائیل فلسطین میں واپس پہنچ چکا ہے اور جلد ہی خداوند ان میں سے ایک لاکھ چوالیں ہزار پر مہر کرے گا لیکن اس میں سے دان اور افراد یہم غائب ہوں گے۔

270-2 مکاشفہ 8:4-7 ”اور جن پر مہر کی گئی میں نے ان کا شمار سنا کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیں ہزار پر مہر کی گئی۔ یہوداہ کے

قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی۔ رو بن کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر جد کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر آشر کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر نفتانی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر منی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر شمعون کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر لاوی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر اشکار کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر یوسف کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر بنیامن کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی دیکھیں کہ یہاں دان اور افرائیم کا نام غائب ہے اب اس کے ساتھ ہی دانی ایل 1:12 کو ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے کہ ”اس وقت میکائیل مغرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لئے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہو گا کہ ابتدائی اقوام سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہو گا اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب حیات میں لکھا ہو گا رہائی پائے گا۔“

271-1 تاہم مصیبت کے دنوں کے بعد (ہزار سالہ باڈشاہت میں) جس طرح کہ حزنی ایل 1:48 اور بائیسوں یا انیسوں آیت میں دیکھا۔ ہم ان قبیلوں کو اپنی انتظام کے تحت ایک بار پھروالپس آتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ لیکن جس وقت افرائیم اور دان نے اپنے آپ کو بتوں کے ساتھ منسلک کر لیا وہ ختم ہو گئے اور ان قبیلوں کی شناخت ختم ہو گئی میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ یہ شیعیم کی بر بادی کے وقت تمام قبیلوں کا ریکارڈ صائم ہو چکا تھا اور یوں اب کوئی بھی یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ وہ کون سے قبیلے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ لیکن خدا جانتا ہے عظیم خدا جو اسرائیل کو ملک فلسطین میں واپس لارہا ہے جانتا ہے کہ ہر ایک اسرائیلی کس قبیلے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ان سب لوگوں میں سے جو جمع ہو رہے ہیں افرائیم اور دان غائب ہوں گے۔

271-2 اسرائیل کے قبیلے یہ ہیں حزنی ایل 1:48 اور 29-22^و اور قبیلوں کے نام یہ ہیں۔ انتہائی شمال پر خلون کے راستے کے ساتھ ساتھ جمادات کے مغل سے ہوتے ہوئے حصہ بنیان تک جو دمشق کی شامی سرحد پر جمادات کے پاس ہے مشرق سے مغرب تک دان کے لئے ایک حصہ اور دان کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک۔ آزر کے لئے ایک حصہ اور آشر کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک۔ نفتانی کے لئے ایک اور نفتانی کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک۔ منی کے لیے ایک حصہ اور ایم کے لیے ایک حصہ اور افرائیم کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک۔ سب کے وسط میں ہو گا۔ اور اپنی لاوی کی ملکیت سے جو فرمائیں روا کی ملکیت کے وسط تک۔ یہوداہ کی سرحد اور بنیامن کی سرحد کے درمیان فرمانبردار کے لیے ہو گی اور باقی قبائل کے لیے یوں ہو گا کہ مشرقی سرحد تک شمعون کے لیے ایک حصہ اور شمعون کی سرحد سے متصل مشرقی حصہ سے مغربی سرحد تک اشکار کے لیے ایک حصہ اور اشکار کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک زبولون کا ایک حصہ اور زبولون کے سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک جد کے لیے ایک حصہ اور جد کی طرف کنارے کی سرحد تھر سے لے کر مریبوت فارس کے پانی سے ہنر مصر سے ہو کر بڑے سمندر تک ہو گی۔ یہ وہ سر زمین ہے۔ جس کو تم میراث کے لیے وعدہ قرعہ ڈال کر قبائل اسرائیل میں تقسیم کرو گے اور یہاں کے حصے میں خداوند خدا فرماتا ہے۔

272-1 اس کی دوسری مثال بنی اسرائیل کے ملک مصر کو چھوڑنے کی کہانی سے دی جاسکتی ہے۔ اس زمانے کے لیے خدا کا مقصد یہ ہے کہ وہ بنی اسرائیل کو باہر نکال کر اندھے لے جائے تاکہ آخوندگی خدا کی خدمت کریں۔ یوں جب انہوں نے مصر کو چھوڑا تو وہ سب قربانی کے برے کے خون کے تھت آئے۔ وہ سب کے سب بھیرہ، قلزم میں پانی کے پتھر کو حاصل کر کے نکلے۔ ان سب نے زبردست مجرمات کا لطف اٹھایا۔ سب نے من کھایا اور سب ہی نے چٹان میں سے پانی پیا اور جہاں تک ظاہر برکات کا تعلق ہے۔ وہ اس میں برابر کے شریک تھے لیکن جب وہ موآب میں پتھر تو جو لوگ بعل غور کی عبادت میں شریک ہوئے۔ وہ سب مر گئے۔ ان کی لاشیں بیابان میں پڑی رہیں کیونکہ یہ وہی جگہ تھی۔ جہاں انہوں نے خدا کے کلام کو رد کر کے بدلتے ہیں جس کا ذکر عبرائیوں 1:9 میں کیا گیا ہے اور اس کو بڑی اختیاط کے ساتھ پر گمن کے زمانے میں لایا گیا۔ آپ صرف کلام کے کچھ حصے کے ساتھ نہیں

چل سکتے۔ بلکہ آپ کو پورا کلام لینا پڑے گا۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کلام کی باقی میں سو فیصد دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ یہوداہ کی مانند ہیں۔ یہوں کے سوا۔ یہوداہ کو کوئی نجات تھا کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔ چنانچہ وہ دن آگیا۔ جب یہوداہ نے ٹھیک وہی کام کیا جو اسرائیل نے بعل غفور میں کیا۔ اس نے چھوٹے انگور کی فونج کیسا تھوڑا نسلک ہونے اور مختلف کلام۔ مختلف مسٹر مذہب کی معاشری اور سیاسی تنظیم میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اور وہ اسے کر کے رہا۔ اس کو بے وقوف بنایا گیا۔ لیکن باقی گیارہ کوئہ بنایا جاسکا۔ جو نکد وہ پھنسنے ہوئے لوگ تھے۔ اس لیے ان کو یہ تو ف نہیں بنایا جا سکتا تھا۔ اس لیے جب یہوداہ نے خداوند کو پکڑ دیا اور اس کا انکار کیا تو اس کا نام کتاب حیات میں سے کاٹ ڈالا گیا مکافہ 22:19

272-2 مجھے امید ہے کہ آپ نے اس بات پر غور کیا ہو گا کہ جن کے نام بر کی کتاب حیات میں تھے۔ وہ اپنے وقت کے مذہبی احوال میں شریک تھے۔ وہ زندہ خدا کے ارد گرد ہو کر اس کی پرستش کرتے تھے۔ گوہ سچائی (کلام) کے مطابق پرستش نہ کرتے تھے تو یعنی وہ یہوداہ کی طرح ساتھ چل سکے۔ دیکھیں کہ کس طرح یہوداہ کو بھی خدا نے چنان۔ اس کو سچائی کی تعلیم دی گئی۔ وہ بھی دوسرا علم حاصل کرنے میں شریک ہوا۔ اس کے پاس قوت کی خدمت تھی اور اس نے بیادوں کو تدرست کیا، اور یہوں کے نام سے بدر جو حکومت کو نکالا۔ لیکن جب ظاہر ہونے کا وقت آیا تو وہ سونے اور سیاسی قوت کے سامنے بک گیا۔ وہ خدا کی روح کو حاصل کرنے کے لیے پیشکش تک نہ پہنچ سکا۔ وہ روح سے محروم تھا۔ اس بات کو سمجھنے میں کوئی غلطی نہ کریں کہ جس شخص کو مسیح کے بدن میں شامل ہونے کا پتھر ملتا ہے اور روح کی معموری حاصل کر لیتا ہے۔ وہ ہمیشہ کلام کے اندر زندگی گزارتا ہے۔ یہ روح القدس میں پتھر میں حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔ یہوداہ ناکام رہا۔ اکثریت یہاں آکرنا کام ہو جاتی ہے اور جب وہ کلام کے ساتھ چلے میں ناکام ہو جاتی ہے۔ تو ان کے نام کتاب حیات میں سے کاٹ دیے جاتے ہیں۔

273-1 کتاب حیات سے نام مٹانے کی بات کو مزید صاف کرنے کے لیے ہمیں موئی کے زمانے پر غور کرنا پڑے گا۔ خرون 34:30-32: "اور دوسرے دن موئی نے لوگوں سے کہا کہ تم نے بڑا گناہ کیا اور اب میں خداوند کے پاس اوپر جاتا ہوں شاید میں تمہارے گناہ کا کفارہ دے سکوں اور موئی خداوند کے پاس لوٹ کر گیا اور کہنے لگا ہائے ان لوگوں نے بڑا گناہ کیا۔ کہ اپنے لئے سونے کا دیوتا بنایا اور اب اگر تو ان کا گناہ معاف کر دے۔ تو خیر۔ ورنہ میرا نام اس کتاب میں سے جو تو نے لکھی ہے مٹا دے اور خداوند نے موئی سے کہا کہ جس نے میرا گناہ کیا ہے۔ میں اسی کے نام کو اپنی کتاب سے مٹاوں گا اب تو روانہ ہو اور لوگوں کو اس جگہ لے جا۔ جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔ دیکھیں افرشتہ تیرے آگے آگے چلے گا۔ لیکن میں اپنے مطالبہ کے دن ان کو ان کے گناہ کی سزا دوں گا۔ یہ کافی سے زیادہ ثبوت ہے کہ نام مٹائے گئے اور مٹائے جائیں گے اس مقام پر یہ صرف بت پر تی کی وجہ سے ہوا۔ جس طرح کہ دن اور افراد ہم نے سونے کی پوچا کرنے کی وجہ سے اپنے حقوق کو کھو دیا۔ وہ تمام لوگ جنہوں نے بتوں کی پوچا کی۔ ان کے نام کتاب حیات سے کاٹ دیئے گئے۔

273-2 جب اسرائیل نے خدا کی رہنمائی کو آگ کے ستون کی صورت میں رد کر دیا اور وہ سونے کے چھڑے کو پوچنے کے لیے پھر گئے تو ان کے نام کتاب حیات میں سے کاٹ دیئے گئے۔ خرون 32:32 "جس نے میرا گناہ کیا ہے۔ میں اسی کے نام کو اپنی کتاب حیات میں سے مٹاوں گا۔ تو یقیناً اسرائیل کا یہوں مسیح کو رد کرنا کہیں زیادہ سزا کا سبب ہنا۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے۔ زبور 69 جو یہوں کی پست حالی کو عیماں کرتا ہے۔ اکیسوں تا ہٹھائی سویں آیات میں یوں کہتا ہے۔ کہ "ملامت نے میرا دل توڑ دیا۔ میں بہت ادا ہوں اور میں اسی انتظار میں رہا کہ کوئی ترس کھائے۔ پر کوئی نہ تھا تو اسی دینے والوں کا منتظر رہا۔ پر کوئی نہ ملا۔ انہوں نے مجھے کھانے کو اندر این بھی دیا۔ میری بیاس بجھانے کو انہوں نے مجھے کر کہ پلایا۔ انکا دستر خواں ان کے لیے پھندا ہو جائے۔ اور جب وہ امن میں ہوں تو جال بن جائے۔ ان کی آنکھیں تاریک ہو جائیں۔ تا کہ وہ دیکھنہ سکیں اور ان کی کمرہ بیشہ کا پتی رہیں۔ اپنا غضب ان پر انڈیل دیا اور تیرا شدید قہر ان پر آن پڑے۔ ان کا مسکن اجر جائے۔ ان کے نیمیوں میں کوئی نہ بے۔ کیونکہ وہ اس کو مجھے تو نے مارا ہے ستائے ہیں اور جن کو تو نے زخمی کیا ہے۔ انکا دکھ کا جچ چا کرتے ہیں، ان کے گناہ پر گناہ بڑھا، اور وہ تیری صداقت میں داخل نہ ہوں۔ ان کے نام کتاب حیات سے مٹا دیئے جائیں اور صادقوں کے ساتھ مندرج نہ ہوں"۔ جب یہودیوں نے خداوند کو رد کر دیا۔ تو خدا ان کو چھوڑ کر غیر قومیوں کی طرف چلا گیا۔ اعمال 48:46، 13:46 پوس اور

بر بناس دلیر ہو کر کہنے لگے کہ ضرور تھا کہ خدا کا کلام پہلے تمہیں سنایا جائے۔ لیکن چونکہ تم اسے رد کرتے ہو اور اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے ناقابلِ ٹھہراتے ہو تو دیکھو! ہم غیر قوموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کیونکہ خداوند نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ میں نے تھوکو گئے قوموں کے لیے نور مقرر کیا۔ تاکہ تو زمین کی انتہا تک نجات کا باعث ہو۔ غیر قوم والے یہ سن کر خوش ہونے اور خدا کے کلام کی بڑھائی کرنے لگے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کے مقرر کئے گئے تھے ایمان لے آئے۔

274-1 اس کا مطلب نہیں کہ کتاب حیات میں نبی اسرائیل کے قبیلوں کے مزید نام نہ ہونگے۔ کیونکہ ان میں سے بہت سے (گویا ایک بہت بڑی بھیڑ نہ ہوگی) چنانوں کے اصول کے ذریعے غیر قوموں کے کلیسا یا زمانے میں ہونگے اور یہ یوں مسح کے بدن میں شامل ہونگے۔ اس بات سے ظاہر ہو گا کہ ان کے نام مسح کی کتاب میں قائم رہیں گے۔ علاوه ازیں جیسا کہ ہم آگے پہل کرتا ہیں کہ پانچویں صدی مہر کے مطابق شہید یہودیوں کی ایک کثیر تعداد کو خداوند سفید لباس اور ابدی زندگی عنایت کریا اور اس کے آنے کے وقت ابدی زندگی عنایت کرے گا اور اس کے آنے کے وقت جن کو ایک لاکھ چوبیں ہزار پر مہر کی جائے گی۔ ظاہر کرتے ہیں کہ ان کے نام بھی نہ کاٹے گے۔ لیکن جس طرح کی اسے بڑی صفائی کے ساتھ بزرگ 69 میں بیان کیا گیا ہے۔ مسح کو درکرنے والے بدکار اور ناراست اور ان کے لوگوں کو بر باد کرنے والے لوگ ہونگے۔ جن کے نام مٹائے جائیں گے۔

274-2 جس طرح اسرائیل نے جو خدا کے پنے ہوئے لوگ تھے یہ یوں کو درکر کے کتاب حیات میں سے اپنے حقوق کو کھولیا۔ اسی طرح غیر قوموں کی کلیسا میں سے اکثریت کلام کو درکر کے اور ورلڈ ایکنیکل مومنٹ World Ecumenical movement جسے حیوان کا بستہ بنا کر کھڑا کیا گیا ہے میں شامل ہو کر کتاب حیات میں سے نام کٹو کر سزا کا مستوجب ہو گی۔

274-3 یہاں ایک اور نقطہ بھی قابل غور ہے۔ بڑے سفید تخت کی عدالت کے سامنے لوگوں کی علیحدگی ہو گی۔ کتاب حیات کھو لی جائے گی۔ اور ایک اور بھی کتاب کھو لی جائے گی متنی 25:31-46 "جب انہیں آدم اپنے جلال میں آئے گا۔ اور سب فرشتے اس کیسا تھا؟ ایسے گے۔ تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور سب قویں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرا سے جدا کریا۔ جیسے چڑواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے اور بھیڑوں کو اپنے داہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کرے گا۔ اس وقت بادشاہ اپنی دائمی طرف والوں سے کہے گا۔ آؤ میرے باب کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے لیے تیار کی گئی ہے۔ اسے میراث میں لو۔ کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی پالایا۔ میں پر دیسی تھا۔ تم نے مجھے اپنے گھر میں اترانے نکالا۔ تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا۔ تم نے میری خبر لی۔ قید میں تھا میرے پاس آئے۔ تب راست باز جواب میں اس سے کہیں گے۔ اے خداوند! ہم نے کب تجھے پر دیسی دیکھ کر گھر میں اترانے نکال دیکھ کر تیرے پاس آئے؟ بادشاہ جواب میں ان سے کہیں گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا۔ پھر وہ دائیں طرف والوں سے کہیں گا۔ اے ملعونو! میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں پلے جاؤ۔ جواب لیں اور اس کے فرشتوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ کیونکہ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا پیاسا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا نہ پالایا۔ پر دیسی تھا کہ تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بیمار اور قید میں تھا تم نے میری خبر نہ لی۔ تب وہ جواب میں کہیں گے اے خداوند! ہم نے کب تجھے بھوکا یا پیاسا پر دیسی یا بیمار یا قید میں دیکھ کر تیری خدمت نہ کی؟ اس وقت وہ ان سے جواب میں کہیں گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے ان سب سے چھوٹوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا تو میرے ساتھ نہ کیا۔ اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے۔ مگر راست باز ہمیشہ کی زندگی۔"

275-1 مکاہف 11:15-20 "پھر میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اس کو جو اس پر بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھا جس کے سامنے سے زمین اور آسمان بھاگ گئے اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی۔ پھر میں نے چھوٹے بڑے سب مردوں کو اس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور کتنا میں کھو لی گئیں۔ پھر ایک اور کتاب کھو لی گئی۔ یعنی کتاب حیات۔ اور جس طرح ان کتابوں میں لکھا ہوا تھا۔ ان کے اعمال کے مطابق مردوں کا انصاف کیا گیا اور سمندر نے اپنے اندر کے مردوں کو دے

دیا اور موت اور عالم ارواح نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا۔ اور ان میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اس کا انصاف کیا گیا۔ پھر موت اور عالم ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔ یہ آگ کی جھیل دوسرا موت ہے۔ اور جس کی کام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔ اس عدالت میں راست باز اور ناراست دونوں ہی ہونے گے۔ یہ ایسے کہتا ہے۔ یہ راست باز لوگ ڈہن نہیں۔ کیونکہ ڈہن عدالت کے دن اس کے ساتھ تخت پر بیٹھے گی۔ 1۔ کرنیوں 3-2:6 ”کیا تم نہیں جانتے کہ مقدس لوگ دنیا کا انصاف کریں گے؟ پس جب تم کو دنیا کا انصاف کرنا ہے۔ تو کیا چھوٹے سے چھوٹے بھگروں کے بھی فیصل کرنے کے لائق نہیں؟ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کا انصاف کریں گے؟ تو کیا ہم دنیاوی معاملے فیصل نہ کریں؟ مکافہ 21:3 ”جو غالب آئے آکر اپنے باپ کے ساتھ اسکے تخت پر بٹھاؤں گا۔“ جس طرح میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اسکے تخت پر بیٹھا گیا۔“ دیکھا کہ ڈہن اسکے ساتھ تخت پر ہے۔ چونکہ اس نے دنیا کی عدالت کرنی ہے۔ اس لیے اس کو اس کے ساتھ تخت پر بیٹھنا ہو گا۔ یہ بالکل وہی بات ہے جو دنیا ایل نے دیکھی۔ دنیا ایل 10:9 ”میرے دیکھتے ہوئے تخت لگائے گئے اور قدیم الایام بیٹھ گیا۔ اس کا لباس برف سا سفید تھا اور اس کے سر کے بال خالص اون کی مانند تھے۔ اس کا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اور اس کے پہنچے جلتی آگ کی مانند تھے۔ اس کے حضور سے ایک آتشی دریا جاری تھا۔ ہزاروں ہزار اس کی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اس کے حضور کھڑے تھے عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں گھلی تھیں۔ دیکھا یہ وہی منظر ہے۔ کیونکہ ہزاروں ہزار اس کی خدمت میں حاضر ہیں۔ یہ ڈہن ہیں۔ اس لیے کہ یوئی کے علاوہ اور کون شوہر کی خدمت کرتا ہے؟

276-1 اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ راست باز لوگ کیوں عدالت میں کھڑے ہیں؟ اس کے علاوہ وہ اور کسی جگہ کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اس لیے کہ قیامت میں صرف دو ہی ہیں۔ اور چونکہ وہ پہلی قیامت میں شریک ہونے کے قابل نہ نکل۔ اس لیے کہ ان کو دوسرا میں شریک ہونا پڑے گا۔ جو عدالت میں نہیں لائے گے۔ یوحننا 24:5 ”میں تم سے سچی کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سن کر میرے بھینجے والے پر ایمان لانا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایمان ار پہلے ہی ابدی زندگی کو جو اس وقت اس کے قبضے میں ہے حاصل کر پکا ہے۔ اس پر سزا کا حکم نہیں۔ گویا وہ عدالت میں سے نکل کر (مستقل طور پر) زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ لیکن یہاں اس کو بڑی احتیاط کے ساتھ نوٹ فرمائیں کہ یسوع کے ذہن میں لازمی طور پر ایک ایسا گروہ بھی ہو گا۔ جو کسی خاص قیامت پر ابدی زندگی حاصل کریگا۔ وہ اسے صرف قیامت کے دن ہی حاصل کریں گے۔ جسے ڈہن میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے پہلے حاصل نہ کیا۔ یوحننا 28:5 ”اس سے تعجب نہ کرو۔ کیونکہ وہ وقت آیا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں۔ اس کی آوازن کر لکھیں گے۔ جنہوں نے نیکی کی ہے۔ زندگی کی قیامت کے واسطے، اور جنہوں نے بدی کی سزا کی قیامت کے واسطے۔ ہم جانتے ہیں کہ جتنے قبروں میں ہیں۔ وہ سب باہر نکل آئیں گے۔ یہ وہی قیمت ہے۔ جنہوں نے نیکی کی ہے۔ زندگی کی قیامت کے سب مردے تخت کے سامنے حاضر کئے گئے۔ اور ان کے مطابق خداوند نے ان کا انصاف کیا۔ اور جس کی کام کتاب حیات میں لکھا ہے۔ وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔

277-1 اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عدالت کے روز ان کو ابدی زندگی کیوں دی جائے گی۔ جب کہ خطوط دوڑوں الفاظ میں اشارہ کرتے ہیں کہ اگر کسی میں مسیح کا روح نہیں تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ تو بھی ہمیں یسوع کے ان الفاظ کو نہ بھولنا چاہئے، کہ بعض ایسے لوگ بھی ہونے گے۔ جن کے نام کتاب حیات میں لکھے گے اور وہ دوسرا قیامت سے قبول یا بعد میں ابدی زندگی حاصل کریں گے۔ پوس اس حقیقت سے کنارہ کش نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ فلبیون 11:3 میں بڑے صاف انداز سے کہتا ہے۔ کہ ”...کسی طرح مردوں میں سے جی اٹھنے کے درجہ تک پہنچوں“۔ یہ بیان بہت ہی نرالا ہے۔ ہم سب کو علم ہے کہ ہم سب کے سب قیامت میں شریک ہوں گے۔ خواہ ہم اس کی خواہش کریں یا نہ کریں سب لوگ زندہ کئے جائیں گے۔ تو پھر پوس کیوں کہتا ہے کہ ”کسی طرح مردوں میں سے جی اٹھنے کے درجہ تک پہنچوں“ اس حقیقت یہ ہے کہ وہ نہیں کہہ رہا۔ بلکہ اس کا اصل متن یہ ہے کہ ”کسی طرح مردوں میں سے جی اٹھنے کے درجہ تک پہنچوں۔“ گویا یہ دوسرا قیامت کی بات نہیں۔ بلکہ پہلی قیامت میں مردوں میں سے جی اٹھنے کی بات ہے۔ جس کے متعلق یوں

کہا گیا ہے۔ کہ مبارک مقدس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک ہو۔ ایسوس پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں۔ بلکہ وہ خدا اور مسح کے کام ہن ہونے گے اور اس کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے۔ ”پہلی قیامت کا دوسری موت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ یہ ایک ہزار سال کی بادشاہت کے بعد ہوگی۔ جب باقی سب مردے زندہ کئے جائیں گے۔ اس دن بعض لوگ ابدی زندگی حاصل کریں گے اور بعض دوسری موت کے حوالے کئے جائیں گے۔ یہاں ہمیں ان لوگوں کے متعلق قیاس آرائی کرنے کی ضرورت نہیں جو دوسری قیامت پر زندگی حاصل کریں گے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ انہیں زندگی صرف اس وجہ سے دی جائے گی کہ وہ بھائیوں کے ساتھ اپنے اور مہربان رہے ہیں اور جن کو آگ کی جھیل میں ڈالا جائے گا۔ یہ وہ ہونے گئے جنہوں نے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ چونکہ یہ خدا کا کلام ہے اس لیے ہم اسے قول کرتے ہیں اس میں بحث کی کوئی وجہ نہیں یہ صرف ایک سچائی کا سادہ سایہاں ہے۔

278-1 اس بات کو مزید صاف کرنے کی غرض سے متی 4:25-31 کے الفاظ کو خاص طور پر نوٹ فرمائیں وہاں نہیں لکھا گیا کہ چراہا حقیقی معنوں میں بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کر رہا ہے بلکہ اس کے الفاظ یوں ہیں کہ ”جس طرح چراہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے۔“ اس سفید تخت کے سامنے یہ بھیڑیں نہیں بھیڑیں تو بہت ہی اس کے لگہ میں ہیں انہوں نے اس کی آواز لیعنی (کلام) کو سننا اور وہ اس کے پیچھے پیچھے ہولیں وہ پہلے ہی ابدی زندگی کو حاصل کر پچکی ہیں۔ اس لیے اب وہ عدالت میں نہ لائی جائیں گی۔ لیکن جو سفید تخت کے سامنے ہیں۔ اُنکے پاس ابدی زندگی نہیں۔ ان کو ابدی زندگی حاصل کرنے کا اختیار دیا گیا ہے؟ لیکن کس بنیاد پر؟ یقیناً اس وجہ سے نہیں کہ ان کے پاس دہن کی طرح ابدی زندگی ہے۔ بلکہ صرف بھائیوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے کے باعث۔ یہ اس کے بھائی نہیں۔ اس طرح سے توہیسوس کے ہم میراث ہوتے ہیں۔ وہ مساوائے زندگی کے اور کسی میراث کو حاصل کرنے کی تخت میں شریک نہیں ہوتے۔ یقیناً ان کے نام کتاب حیات میں ہونے گئے۔ جو کاٹے نہ گئے۔ لیکن خدا کے لوگوں سے پیار کرنے کی وجہ سے ان کو بچایا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ ان لوگوں نے خدا کے بچوں کی خدمت اور مدد کی شاید یہکہ یہس اور گملی ایل کی مانند وہ بھی مصیبت کے وقت خدا کے بچوں کے لیے کھڑے ہوئے۔

278-2 اگر یہ بھالی کا ایک ہلاک سارنگ ہے۔ تو اس بات کو بڑے غور کے ساتھ دیکھیں کہ یہاں بدکار کو بحال نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کو آگ کی جھیل کے اندر پچینکا گیا اور جن لوگوں کو ہلاک کیا گیا۔ ان میں سے بہتروں کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا تھا۔ لیکن وہ اس وجہ سے مٹایا گیا کہ وہ خدا کے لوگوں کو جو اپنے زمانے کے کلام کو زندہ ظہور اور زندہ خط تھے۔ قدر کرنے میں ناکام رہے۔

278-3 آئیے یہاں اس بات کو مزید صاف کریں۔ کہ یہ وہ قومیں نہیں۔ جنہوں نے یہودیوں کو پناہ دی۔ اور ان کی مدد کی اور یوں انکی عدالت کے بعد ہزار سالہ بادشاہت میں داخل کیا گیا۔ یہ بات ان آیات سے صاف عیا ہے۔ کہ ”یہ لیعنی بدکار ہمیشہ کی سزا پائیں گے۔ لیکن راست باز ہمیشہ کی زندگی ہمارے پاس ایسا کوئی ریکارڈ نہیں جہاں سے یہ پتہ چلے کہ بدکار لوگوں کی دو عدالتیں ہوں گی اور وہ آگ کی جھیل میں ڈالے جائیں گے۔ صرف حیوان اور جھوٹا بني مصیبت کے دنوں کے خاتمے پر عدالت میں لائے جائیں گے۔ نہیں۔ یہ سفید تخت کی عدالت ہے، اور ان کی عدالت اسی طرح ہوگی۔ جس طرح کہ کتابوں میں لکھا ہوگا۔

278-4 یہ دوسری قیامت ہے۔ جس میں قربانگاہ کے نیچے کی روحوں کو جن کا ذکر کر پانچویں مہر کے تحت آتا ہے۔ (مکافہ 9:6-11) سفید جامے اور ہمیشہ کی زندگی دی گئی۔ ورنہ سفید جاموں کو حاصل کرنے کی اور کوئی جگہ نہیں۔ اور جب اس نے پانچویں مہر کھولی۔ تو میں نے قربانگاہ کے نیچے ان کی روحیں دیکھیں۔ جو خدا کے کلام کے سبب سے اور گواہی پر قائم رہنے کے باعث مارے گئے تھے اور بڑی آواز سے چلا کر بولیں۔ کہ اے مالک۔ اے قدوس و برحق۔ تو کب تک انصاف نہ کریکا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لے گا اور ان میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ اور تھوڑی مدت آرام کرو۔ جب تک تمہارے ہم خدمت اور بھائیوں کا بھی شمار پورا نہ ہو۔ جو تمہاری طرح قتل ہونے والے ہیں۔ یہاں اس بات کو خاص طور پر نوٹ کریں کہ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جو یسوس کی گواہی دینے کے باعث قتل ہوا ہو یہ اپنی اس کی مانند نہیں۔ جس نے یسوس کے نام کا انکار نہ

کیا۔ یہ وہ نہیں جو نئے سرے سے پیدا ہوئے ہوں اور ان کے پاس ہمیشہ کی زندگی ہو۔ وہ قیامت کے دن جی اٹھے اور انہوں نے کلام کے ساتھ کھڑے ہونے کی وجہ سے زندگی حاصل کی دیکھیں کہ یہ کس طرح انتقام کے لیے چلا رہی ہیں۔ اس لیے یہ دہن نہیں ہو سکتیں۔ دہن اپنی گاہ پھیر کر ہتی ہے۔ کہ ”اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں“، یہ یہودی ہیں۔ چونکہ یہ پانچویں مہر کے اندر ہیں۔ اس لیے انکو یہودی ہی ہونا چاہیے۔ جب کہ دہن چوتھی مہر کے اندر ہی اٹھائی جا چکی ہے۔ لیکن یہ یہودی اس کے روح سے پیدا نہیں ہوئے حتیٰ کہ وہ یہی نہیں جانتے کہ یہ یہی تھے ہے۔ لیکن جس طرح ان کو غیر قوموں کی خاطر انہا کیا گیا۔ خدا نے ان کو صرف اس وجہ سے ہمیشہ کی زندگی دی کہ وہ کس قدر کلام جانتے تھے۔ اس کے وفادار ہے اور ہنڑا اور سالن وغیرہ کے ذریعے ان میں سے بڑی تعداد کلام کی خاطر مرگی اور بھی مزید مرے گی۔ یہ دوسری قیامت ہی ہے۔ جن میں پانچ یہودوں کو نواریاں جی اٹھیں گی۔ غور فرمائیں کہ یہ کواریاں تھیں۔ چونکہ ان کے پاس پاک روح نہ تھا۔ اس لیے وہ دہن میں شریک ہونے سے قاصر ہیں۔ جب کہ پانچ علمند جن کے پاس روح القدس تھا۔ دہن میں شریک ہو گئیں۔ لیکن یہ لوگ الگ کئے جانے۔ خدا کے پیار کرنے اور جو کچھ کلام کے متعلق وہ جانتے تھے۔ اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش اور خدا کے کلام میں مددگار ہونے کی وجہ سے آخری وقت جی اٹھیں گے۔ یہ اس ہزار سالہ باڈشاہت میں شریک ہونے سے محروم رہ جائیں گے۔ جسے آپ نے ان حقائق کے ساتھ دیکھنا شروع کیا ہے کہ وہ کہیں زیادہ اہم اور عجیب ہے۔ ایسا کہ ہم نے ان کے متعلق نہ کہی سوچا اور نہ یقین کیا ہو۔

279-1 ان سب لوگوں کے نام کتاب حیات میں لکھے ہوئے تھے اور وہ وہاں قائم رہے۔ لیکن جن کے نام کتاب حیات میں لکھے ہوئے نہ ملے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیاوی نظام کی کلیساً نہیں ہیں اور وہ دہن کے ساتھ جگ کرنے میں مشغول ہیں۔ ان کے نام کتاب حیات سے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ گویا جن کے نام کتاب حیات میں لکھے ہوئے نہ ملے۔ وہ آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالے گئے۔

279-2 آئیے! ہم ایک قدم آگے بڑھائیں۔ لیکن پیشتر اس کے کہاں اپنے قدم اٹھائیں۔ آئیے جو کچھ ہم نے اب تک کہا ہے۔ اس کا جائزہ یہ ہے۔ سب سے پہلے ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ خدا کا ارادہ چنانہ کا ہے۔ یہ خداوس کی اپنی مرضی پر ہی ہے۔ یہ خدا کا اپنا ارادہ تھا کہ وہ اپنی مانندی ایسے لوگوں کو ٹھنے جو کلام کی دہن نہیں۔ وہ بنائے عالم سے پیشتر اس میں چھپتی تھی۔ وہ ان تمام زمانوں میں پر لائے جانے سے پیشتر خدا کی پیاری اور اس کے علم میں تھی۔ وہ اس کے خون سے چھپڑائی گئی اور بھی سزا کی مستوجب نہ ہوگی۔ چونکہ اس کے ساتھ گناہ منسوب نہ ہوگا۔ اس لیے وہ کبھی بھی عدالت میں نہ آئے گی۔ رو میوں 4:8 ”مبارک وہ شخص ہے جس کے گناہ خداوند محبو نہ کرے گا“۔ بلکہ وہ اس کے ساتھ عدالت کے تحت پر بیٹھ کر دینا بلکہ فرشتوں کا انصاف کرے گی۔ اس کا یعنی دہن کلیسا کے ہر فرد کا نام بنائے عالم سے پیشتر برہ کی کتاب حیات کے حصے میں لکھا ہوا تھا۔ علاوه ازیں ایک اور بھی جماعت سے ان کے نام بھی کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں اور یہ بھی دوسری قیامت میں جی اٹھے گی اور یہ یہودوں کو نواریاں یا راستباز لوگ ہیں جن کا ذکر متی کے 25 ویں باب میں آیا ہے۔ اس جماعت میں وہ لوگ بھی ہیں۔ جنہوں نے اس حیوان کی پرستش نہیں کی اور نہ ہی وہ مختلف مسیح کے نظام میں شریک ہوئے۔ وہ اپنے ایمان کی خاطر مر گئے۔ گو کہ وہ دہن میں شریک نہیں اور نہ ہی وہ نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں لیکن وہ دوسری قیامت میں جی اٹھیں گے اور ابدی زندگی کو حاصل کریں گے۔ تیرے نمبر پر سرحدی مسیحی بھی ہونگے۔ بالکل ویسے جس طرح کی ہم اسرائیل میں دیکھتے ہیں کہ وہ مصر سے نکل آئے۔ ان کے نام کتاب حیات میں ہیں۔ لیکن ان کے اعمال کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ ان کے نام کلام کی فرمائبرداری کرنے میں ناکام اور روح سے خالی رہنے کی وجہ سے کتاب حیات میں سے کاٹ ڈالے گئے۔ گوان میں نشانات اور عجیب کام بھی موجود تھے۔ اس گروہ میں یہوداہ کی طرح کے لوگ بھی ہونگے۔ جو اگر چرخوں سے تو بالکل خالی ہوئے۔ لیکن مذہبی ہونگے، اور گوہ کتابوں کے اندر اس میں چھنے ہوئے نہ ہوئے تو بھی ان کی زندگیوں میں ظہور ہوئے۔ اس گروہ میں بلعام جیسے لوگ ہوئے۔ چوتھے نمبر پر وہ لوگ ہوئے جن کے نام کتاب حیات میں کبھی لکھے گئے اور نہ لکھے جائیں گے۔ ایسے لوگوں کا ذکر مکاشف 8:13 و 17:8 کے اندر پایا جاتا ہے۔ ”اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے ذکر نام اس برہ کی کتاب حیات میں لکھے ہیں گے۔ جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے۔ اس

جیوان کی پرستش کریں گے۔ یہ جو تو نے جیوان دیکھا۔ یہ پہلے تو تھا۔ مگر اب نہیں ہے اور آئندہ اتحاہ گڑھے سے نکل کر ہلاکت میں پڑے گا اور زمین کے رہنے والے جن کے نام بنائے عالم کے وقت سے کتاب حیات میں لکھنے نہیں گئے۔ اس جیوان کا یہ حال دیکھ کر کہ پہلے تھا۔ اور اب نہیں، اور پھر موجود ہو جائے گا۔ تجھ کریں گے۔ ”یسوع نے فرمایا کہ بعض لوگ اس شخص کو قبول کریں گے جو اپنے ہی نام سے آئے گا۔ وہ مختلف صبح ہے اور ان کے متعلق بالکل یہی بات مکافہ 12:8، 12:17 میں کہی گئی ہے۔ یہ خدا کی طرف سے مقرر تو کئے گئے لیکن چنان وہ کے لیے نہیں اور اس گروہ میں فرعون کی طرح کے لوگ ہیں اس کے متعلق یوں لکھا ہے کہ ”میں نے اسی لئے تجھے کھڑا کیا ہے کہ تیری وجہ سے اپنی قدرت ظاہر کرو۔ غصب کے برتوں کے ساتھ جو ہلاکت کے لیے تیار ہوئے تھے“ رومیوں 17:9 ان میں سے ایک کا نام بھی کتاب حیات میں نہیں لکھا گیا۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ان کا کوئی ریکارڈ ہی نہ تھا۔ بے شک کسی نہ کسی جگہ ان کا ریکارڈ تو ہے۔ لیکن کتاب حیات میں ان کا کوئی ریکارڈ نہیں۔ اس سلسلے میں ہم دو مریدوں کے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ امثال 16:4“ خداوند نے ہر ایک چیز خاص مقصد کے لیے بنائی۔ ہاں شریروں کو بھی اس نے برے دن کے لیے بنایا۔ ایوب 21:30“ کہ شریر آفت کے دن کے لئے رکھا جاتا ہے اور غصب کے دن تک پہنچا جاتا ہے۔“

280-1 چونکہ کلام کے اس حصے کو انسانی ذہن کے لیے سمجھنا مشکل ہے۔ اس لیے لازم ہے اس کو ایمان سے قبول کیا جائے۔ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ اس سے بعض لوگ ٹھوکر کھا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کی اعلیٰ حکمت کو سمجھنے سے قاصر ہیں جو ظاہر کرتی ہے کہ خدا خدا ہے۔ اور چونکہ وہ خدا ہے اس لیے کوئی شخص اس کے ارادے کو بدلتی نہیں سکتا۔ لیکن وہ قادر مطلق ہونے کی حیثیت سے سب چیزوں پر حکومت کرتا اور اپنے مخلوق کی ساتھ جو چاہتا ہے ویسے کرتا ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی اپنی خوشی کے لیے بنائی گئی ہے۔ اس لیے جس طرح پوس کہتا ہے۔ کہ ”ہم میں سے نہ کوئی اپنے واسطے مرتے ہیں۔ پس ہم جیسے یا مریں خداوند ہی کے ہیں۔ کیونکہ مسیح اس لیے منور اور زندہ ہوا کہ مردوں اور زندوں دونوں کا خداوند ہے۔“ یہاں مطلب رشتہ کا نہیں بلکہ ملکیت کا ہے۔ یہ بات یوحنہ 17:1 میں بھی اسی طرح کی گئی ہے کہ ”۔۔۔ تو نے اسے ہر شرپ پر اختیار دیا ہے۔ تاکہ جنہیں تو نے اسے بخشندا ہے ان سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے۔“

281-1 اب اگر ہم خدا کو ہربات کا جانے والا سمجھتے ہیں تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ وہ حکمت اور راست بازی میں کامل ہے۔ چنان وہ کامیاب مخصوصہ خدا کی وہ حکمت ہے۔ جو ہر زمانے میں عیاں کی گئی جس طرح کے افسیوں 11:3-1 میں لکھا ہے۔ ”ہمارے خداوند یہو مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحاںی برکت بخشی۔ چنانچہ اس نے ہم کو بنائے عالم سے پیشتر چون لیا۔ تاکہ ہم اسکے زد دیکھ بخت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ اور اس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لیے پیشتر کیا کہ یہو مسیح کے وسیلہ اس لیے کہ پالک بیٹھے ہوں۔ تاکہ اس کے اس وسیلہ سے مخلصی یعنی قصوروں کی معانی اس کے اس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے جو اس طرح کی حکمت اور دنائی کے ساتھ کثرت سے ہم پر نازل کیا۔ چنانچہ اس نے اپنی مرضی کے بھید کو اپنے اس نیک ارادہ کے موافق ہم پر ظاہر کیا چاہے اپنے آپ میں ٹھہرا لیا تھا تاکہ زمانوں کے پورے ہونے کا ایسا انتظام ہو کہ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے خواہ وہ آسمان کی ہوں۔ خواہ زمین کی اسی میں ہم بھی اس کے ارادہ کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے۔ پیشتر سے مقرر ہو کر میراث بنے۔ ”چنانچہ اگر خدا کا یہ مخصوصہ ہے کہ پچھلوگوں کا نام برہ کی کتاب حیات میں لکھنے جائیں اور پھر وہاں سے کاٹنے نہ جائیں۔ اس لیے وہ اس کی دلہن کے نام ہیں۔ تو ہمیں اس بات کو تسلیم کر لینا چاہیے اور اگر یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن کے نام کتاب حیات کے ریکارڈ میں لاے گئے۔ لیکن خداوند کے متعلق پہلے ہی جانتا ہے کہ وہ گریں گے۔ اور ان کے نام مٹائے جائے گا۔ تو ہمیں اسی کو بھی تسلیم کرنا چاہیے۔ اور اگر ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن کے نام کتاب حیات میں کمھی نہ لکھے گئے۔ تو ہمیں یہ بھی قبول کرنا چاہیے۔ پھر اگر ایسے لوگ بھی ہیں جو سفید تخت کی عدالت کے بعد ابدی زندگی میں داخل ہوں گے۔ محسن اس لیے کہ انہوں نے بھائیوں کے ساتھ نیکی کی۔ تو ہم اسے قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ خدا کی عقل کو کس نے جانا ہے کہ اسے نصیحت کرے؟ اس کی جگہ ہمیں ایمان میں اس کے تابع رہنا چاہیے۔ جو ہمارا باپ اور ہماری زندگی ہے۔

282-1 اس مضمون کو زیادہ صاف طور پر سمجھنے کے لیے یہ بہتر ہو گا کہ ہم اس تک کلیسا یا امداد فکر کے ساتھ رسمی حاصل کریں۔ اب تک ہم صرف

انفرادی ناموں کے کاٹے جانے کا ذکر کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب ہم انفرادی پر نہیں بلکہ گروہی انداز سے دیکھیں گے ایسا کرنے کے لیے ہم گزشتہ تمام زمانوں سے لے کر بستک کلیسیا کو گھیوں کے ساتھ تشبیہ دیں گے۔ گھیوں کے دانے کو جب بولیا جاتا ہے تو وہ اکیلا ہی ہوتا ہے۔ لیکن مخالف مرامل میں سے گزرنے کے بعد وہ بہت سا پھل لاتا ہے۔ وہ اکیلا دانہ مرجا تا ہے۔ لیکن مرجانے کے بعد زندگی اس دانے کے اندر ہوتی ہے۔ ایک پودے میں رونما ہوتی ہے۔ جو بالآخر اسی زندگی کا حامل ہوتا ہے۔ جو کثرت سے ظاہر ہوتی ہے۔ یہ یوں گھیوں کا ایک عظیم دانہ مرگیا۔ وہ لاٹانی بیچ جو کلیسیا کی زندگی ہے۔ تمام کلیسیائی زمانوں کے اندر کلیسیا کے درمیانی کھڑا ہو کر اپنی زندگی دے رہا ہے۔ تاکہ آخر کار قیامت کے روز وہی زندگی بنوں کے اندر اسی طرح ظاہر ہو۔ جس طرح کے اسی بدن سے ظاہر ہوئی تھی۔ یہ قیامت کا دن ہو گا کہ ایک شایدی بیچ اپنی طرح کے بہت سے شایدی بیجوں کو دیکھے گا۔ حتیٰ کہ وہ بھی اسی کی مانند ہو گے۔ کیونکہ یوحننا کہتا ہے کہ ”ہم بھی اس کی مانند ہو گئے“۔ جب یوحننا پسہ دینے والا گھیوں کو کھنے میں جمع کرنے کی بابت کہہ رہا تھا۔ تو وہ اسی بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا یہ قیامت ہے جس میں چھڑائے ہوئے مغلصی یا نون لوگ جو ابدی زندگی کے لیے چھڑائے گئے ہیں۔ اندر خل ہو گے۔

283-1 گھیوں کے اس پودے کا ریکارڈ جس کا نجام اصلی بیچ کو بہت سے دانوں کی صورت میں پیدا کرنا ہے۔ کتاب حیات ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ گھیوں کے اس پودے کی تاریخ یا ریکارڈ کتاب حیات ہے۔ جو کتاب حیات کا ایک حصہ ہے اور یہ ابدی زندگی کا ریکارڈ ہے۔ اس بات کو گھیوں کے پودے کا جائزہ لینے سے دیکھا جاسکتا ہے۔ ایک دانہ بولیا جاتا ہے۔ جلد ہی ایک پی نمودار ہوتی ہے۔ لیکن وہ گھیوں نہیں ہوتی۔ پھر یہ بڑھ کر ایک ڈھنل بن جاتا ہے۔ لیکن یہاں بھی گھیوں نہیں۔ زندگی تو اس میں ہے۔ لیکن یہ ایک گھیوں نہیں پھر یہ گھیوں کا پودا تو ہے۔ لیکن گھیوں نہیں۔ پھر اس کے اندر گھیوں کا تم زیرے کی شکل میں ظاہر ہونے لگتا ہے اور ہم اس پر چھکلا دیکھتے لگتے ہیں۔ اب یہ بالکل بیچ کی طرح دھائی دینے لگتا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ گھیوں نہیں۔ اس کے بعد ان چھکلوں کے اندر دانہ بننے لگتا ہے۔ پھر وہ اپنی اصلی حالت میں ظاہر ہوتا ہے کہ کپی ہوئی نصل کو کاٹا جائے۔

283-2 یوں مجھ مرگیا۔ اس نے اپنی جان دے دی۔ وہی زندگی کلیسیا میں واپس آئی کہ مردوں کی قیامت کے وقت بہت سے بیٹوں کو اس کے جلال میں داخل کرے لیکن جس طرح کہ گھیوں کے دانے کو بہت سے دانے پیدا کرنے کے لیے مختلف مرامل میں سے گزرا پڑا۔ اسی طرح ایک ایسی کلیسیا ہوئی چاہیے۔ جو مسیح کی زندگی دونوں تک پہنچائے۔ جس طرح کہ پتی۔ ڈھنل۔ پھولوں کا گچھا اور جھاردار نے کوئے کراس طرح کلیسیا بھی پچھلے تمام دانوں میں دانے کو اٹھائے آگے بڑھتی رہی۔ گوہ خود بیچ نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کتاب حیات گھیوں کا مکمل پودا ہے۔

283-3 آئیے! ہم ایک بار پھر اس پر غور کریں۔ یہاں اصلی بیچ ہے۔ جو بولیا گیا۔ اس نے ایک پتی کو پیدا کیا۔ وہ بیچ نہ تھی پتی پر ڈھنل بنا لیکن وہ بھی بیچ نہ تھی۔ اس کے بعد ایک چھلکا ابھر۔ جس کے اندر دانے نے صورت اختیار کرنی شروع کر دی۔ لیکن یہ چھلکا یا گھنڈی بھی اصل چیز نہ تھی۔ اسکے بعد جھار نمودار ہوئی جھار کے بعد رحم گل میں زیرہ پڑا۔ اور اس پودے کا ایک حصہ بھی اٹھا۔ اصلی بیچ میں سے کچھ جو اور پر آیا۔ وہ باقی پودے کے ساتھ مل کر ایک دانے کی صورت اختیار کر گیا۔ لیکن سارا پودا دانہ کیوں نہیں؟ اس لیے کہ یہ آخر میں تخفیق ہوا۔ اس پودے کا صرف کچھ حصہ ہی دانہ بنا۔ اور وہ اس لیے کہ اسی گھیوں کے پودے کا کچھ حصہ ابdi زندگی تھی یعنی پورا گھیوں۔

284-1 آپ کے پاس اسرائیل کا مکمل نمونہ ہے۔ جب انہوں نے مصر کو چھوڑا تو تقریباً میں لاکھ مضبوط لوگ تھے۔ وہ سب کے سب قربانی کے غون کے ذریعے بیچ گئے۔ سب نے سمندر میں پتھمہ لیا۔ سب کے سب روح القدس کے ظہور اور برکت سے لطف انزو ہوتے ہوئے پانی سے باہر نکلے۔ سب نے فرشتوں کی خوارک کھائی اور سب نے اسی چٹان میں سے پیا۔ جو اس کے ساتھ ساتھ چلتی تھی۔ تو بھی ان میں سے چند لوگ ہی ایسے تھے۔ جو اپنے بچوں کو ملکِ کنعان تک پہنچا سکے۔ تمام اسرائیل۔ اسرائیل نہیں۔ اور ماسوائے ایک چھوٹی سی اقلیت کے باقی سب کے نام کتاب حیات میں کاٹ ڈالے گئے۔

284-2 آج کلیسیائیں بھی اسی طرح ہے۔ کتاب حیات میں سے نام کاٹے جانے والے ہیں۔ لیکن ابdi زندگی کی کتاب میں سے کوئی نام نہ کاٹا جائے گا۔ اس لیے کہ وہ ایک الگ کتاب ہے۔ گوہ کتاب حیات کا ہی ایک حصہ ہے۔ اور خدا کی گواہی یہ ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کے حق میں گواہی دی ہے۔ جو

خدا کے بیٹھ پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے آپ میں گواہی رکھتا ہے۔ جس نے خدا کا یقین نہیں کیا۔ اس نے اسے جھوٹا ٹھہرایا کیونکہ وہ اس گواہی پر جو خدا کے اپنے بیٹھ کے حق میں دی ہے۔ ایمان نہیں لاتا۔ ”اور جن کے پاس زندگی ہے وہ بنائے عالم سے پیشتر اس میں تھے۔ وہ بنائے عالم سے پیشتر اس میں پڑھنے تھے۔ وہ عظیم شاہی تھم یسوع مسیح بویا گیا۔ (وہ مر گیا) اور وہ زندگی جو اس میں تھی۔ گھبیوں کے پودے کے ذریعے اوپر آئی اور بے شمار گھبیوں کے دانوں کی صورت میں اسی زندگی کو دوبارہ پیش کر رہا ہے۔ اور اب وہ روح کے سے بالکل اصل کی مانند ہیں۔

284-3 اب ہم دیکھ سکتے ہیں کہ مخصوصی یافتہ لوگوں کو یعنی دلہن کو اصلی بالکن نے کیوں دوبارہ خرید لیا۔ (جس طرح جوا آدم کے اندر تھی۔ اسی طرح دلہن بھی اس کے اندر تھی) اور وہ کبھی بھی اپنے بدن کا نام ریکارڈ میں سے خارج نہ ہونے دے گا۔ وہ اس کے بدن کا حصہ ہے۔ اور وہ تخت پر بیٹھی ہے۔ اس کی کبھی عدالت نہ ہوگی۔ دلہن میں سے ہر ایک اس کا ممبر ہے اور وہ ایک کو بھی نہیں کھوتا اس لیے وہ ان لوگوں کے اندر تو یہ پوادہ اسکریوٹی کی طرح کے لوگ بھی ہیں جن کا نام توریکارڈ میں تھا۔ لیکن ان کے نام مٹائے گئے۔ ہم ایسے لوگوں کو اس گروہ میں دیکھ سکتے ہیں جو آخری دنوں میں جی اٹھیں گے۔ گوانہبوں نے عجیب و غریب کام کئے ہوئے۔ لیکن یسوع ان سے کہے گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ یہ بات نہیں کہ وہ انکو جانتا تھا۔ وہ ہر چیز کا جانے والا ہے اور وہ ان کو جانتا تھا۔ لیکن وہ دلہن کی حیثیت سے نہ جانے گئے تھے اور نہ ہی وہ دوسری قیامت کے استیازوں کے طور پر جانے گئے تھے۔ انہوں نے کوئی پھل نہ پیدا کیا اور چونکہ وہ کلام سے باہر تھے۔ وہ اس میں قائم نہ تھے۔ بدیں وجہ سے ان کو موت کی سزا دی گئی۔ پھر جیسا کہ ہم نے پہلے دکھایا ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہوئے جو دلہن کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اس کے لئے مدتی کا باعث بنے اس قسم کے لوگوں کے نام کتاب حیات میں قائم رہیں گے، اور وہ ابدی زندگی میں داخل ہوئے اور آخر میں وہ لوگ ہوئے اور وہ آگ کی جھیل میں ڈالے جائیں گے۔

285-1 چنانچہ گھبیوں کا دانہ جو کٹائی کے لیے ایک پودا بن گیا کلیسیا کا ریکارڈ ہے۔ اور جس طرح کہ تمام پودا گھبیوں کا دانہ نہیں اور جس طرح کہ گھبیوں کا تمام پودا گھبیوں کا دانہ تھا۔ اور جس طرح کٹائی کے وقت تمام پودے کو ہی استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس طرح کلیسیا ہے۔ تمام کلیسیا دلہن نہیں اور نہ ہی سب کو ابدی زندگی دی گئی۔ بلکہ اس کے کچھ حصے کو کھتے میں جمع داصل کیا گیا اور جو کچھ حصے کو بھی جو بھوئی تھا۔ آگ کے اندر جلا یا گیا اور بالکل بھی بات یوحنان پتھمہ دینے والے اور یسوع نے کہی کیونکہ یوحنانے کہا کہ گھبیوں کو تو کھتے میں جمع کیا جائے گا اور بھوئی کو اس آگ میں ڈالا جائے گا۔ یسوع نے کہا کہ پہلے کڑوے دانوں کے کھٹے باندھ لو اور پھر گھبیوں کو جمع کرو۔ ورنہ کوںل چرچ: آج کڑوے دنوں کے کھٹے باندھ رہی ہے۔ اس لئے کہ کڑوے دانوں کا پہلے جلا جانا ضروری ہے اور گوان کا انجام جلا جانا ہے لیکن یہ فوری طور پر نہ جلا جائے جائیں گے۔ بلکہ ان کو ایک خاص وقت تک رکھا جائے گا۔ یعنی ایک ہزار سال کے خاتمے یا دوسری قیامت تک لیکن کڑوے دانوں کے باندھے جانے کے بعد دلہن کسی بھی وقت اوپر اٹھائی جا سکتی ہے اور یہ واقعہ کڑوے دانوں کے باندھے جانے اور مختلف مسیح کے ظاہر ہونے کے درمیانی عرصہ میں ہوگا۔ پھر وہ دن آئے گا۔ جب سب مردے جی اٹھیں گے۔ جس طرح کہ دنی ایل نے دیکھا۔ وہاں بادشاہ اپنی دلہن کے ساتھ ہو گا اور ان کے سامنے ایک بہت بڑی بھیڑ عدالت کے لیے جمع ہو گی ہاں سب وہاں ہوئے۔ تمام کتابیں کھلی ہو گئی ہر چیز کا آخری وقت آجائے گا۔ کٹائی ختم ہو جائے گی اور کتابیں جو کسی وقت کھلی تھیں۔ اب بند ہو جائیں گی۔

285-2 اس مضمون کو ختم کرنے سے پیشتر مجھے اس بیان کا حوالہ دینے کی اجازت دیں۔ جو میں نے ابتداء میں دیا کہ خداوند نے کلام میں ایک بار بھی نہیں کہا کہ وہ اس وقت ناموں کا ریکارڈ تیار کر رہا ہے یہ بالکل درست ہے۔ تاہم مستقبل کے متعلق ایک حوالہ ہے۔ اور یہ زبور 87 میں پایا جاتا ہے۔ اسی زبور میں بتایا گیا ہے کہ خداوندان سب کے نام لکھ رہا ہے۔ جو صیون میں پیدا ہوئے۔ ہم کسی طرح بھی نہیں سوچ سکتے کہ خدا انسانوں کے ختم ہونے کا انتظار کرے گا۔ کہ صیون میں کون کون سا شخص پیدا ہو گا۔ یہ بات خدا کو ہر چیز کا جانے والا ثابت نہیں کرتی۔ یقیناً وہ سب کچھ جانتا ہے۔ لیکن یہ کیا ہے؟ یہ محض نظر ثانی شدہ رسم نہیں۔ جس میں خدا ایک نئے ریکارڈ میں ان لوگوں کے نام لکھتا ہے۔ جو دوسری قیامت کے دن قائم رہیں گے۔ اور صیون کے ساتھ تعلق رکھیں گے۔ یقیناً یہ ایسے ہی ہے۔

286-1 ”بلکہ اپنے باپ اور اس کے فرشتوں کے سامنے اس کے نام اقراد کروں گا۔“ آسمان پر حاضری لی جا رہی ہے۔ ”اگر آدمی مر جائے تو کیا وہ پھر زندہ ہو گا؟“ میں اپنے مقررہ وقت کے تمام دنوں تک انتظار کروں گا۔ جب تک کہ تبدیلی نہ آئے۔ تو مجھے بلائے گا اور میں تجھے جواب دونگا اور تیری خوشنودی تیرے ہاتھ کے کاموں میں ہو گی۔ عظیم چروہا اپنی بھیڑوں کو نام لے کر بلا رہا ہے۔ خدا کی تخلیق کرنے والی آوازان کو خاک پر سے بلا رہی ہے یا انکی ذات کو تبدیل کر رہی ہے۔ گودہ سوئے نہیں۔ یہ اور اس کی دہن کی شادی کی عظیم دعوت ہے۔

286-2 لیکن اور اٹھایا جانا ہی حاضری نہیں۔ بلکہ دوسری قیامت کے وقت بڑے سفید تخت کے سامنے باپ اور اس کے فرشتوں کے سامنے ناموں کا اقرار کیا جائے گا۔ جو شخص اس بات کو جانتے ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ انسانی کانوں کے لیے زیادہ میٹھی آواز اس کے اپنے نام کی پکار ہو گی۔ لوگ کس طرح عوام میں اپنا نام سننا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کے نام کتاب حیات میں ہیں اور ان کو پاک فرشتوں کے سامنے ظاہر کرنے کے لیے رکھا گیا ہے۔ تو زمین کی کوئی آواز بھی اس قدر لطیف نہ ہو گی۔ جس قدر کہ خدا کی کوئی وہ آواز ہو گی۔ جس سے وہ آپ کا نام پکارے گا۔ وہ کیسا ہی مبارک دن ہو گا۔ جب ہم یسوع کو یہ کہتے ہوئے سئیں گے کہ ”اے باپ انہوں نے اپنی زمینی زندگی میں میرے نام کا اقرار کیا۔ اور اب میں تیرے اور آسمان کے سب فرشتوں کے سامنے ان کے نام کا اقرار کرتا ہوں۔“

286-3 ”جس کے کان ہوں وہ نے کہ روح کلیسیاوں سے کیا فرماتا ہے۔“ روح نے ایک بار پھر کلام کیا ہے۔ ایک بار پھر ہم نے روح کی اس آواز کی نظر ثانی کی ہے جو اس نے دوسرے زمانے میں کی۔ اور ہم نے اسی ریکارڈ کو درست پایا ہے۔ ایک اور زمانہ گزر گیا ہے اور جو کچھ اس نے کہا وہ بالکل درست ثابت ہوا۔ یہ ان لوگوں کے لیے کس تدریلی کی بات ہے۔ جو آخری دنوں کی دہن ہونے کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔ یہ ہمارے دلوں کو اچھنے کے لیے مجبور کرتی ہے کہ وہ وفادار ہے اور اپنے تمام وعدوں کو پورا کرے گا۔ اگر وہ سردیں کے زمانے کے لوگوں کے ساتھ وفادار رہا ہے۔ تو وہ ہمارے زمانے کے لوگوں کے لیے بھی ویسے ہی سچا ہے۔ اگر وہ لوگ اسکے فعل اور قوت کے ساتھ قبول کئے جائیں گے تو اسی طرح ہم بھی قبول کئے جائیں گے۔ چنانچہ آئیے۔ ہم کاملیت کی طرف آگے بڑھیں۔ اور خداوند کے ساتھ ہوا میں ملاقات کریں اور یوں ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں۔

